حق ایلیا

محسن نقوی

ماورا پبلشرز، بہاولپور روڈ لاہور

Presented by www.ziaraat.com

باذوق لوگوں کے لیے
ہماری کتابیں
خوبصورت کتابیں

تزئین واہتمام اشاعت

خالد شریف

ضابطہ

بار اول : ۲۰۰۳ء
کمپوزنگ : الاشراق کمپوزنگ سنٹر، لاہور
قیمت : -/190 روپے
طابع : شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
ناشر : ماورا پبلشرز، ۳-بہاولپور، لاہور
فون: 7224500

MAVRA BOOKS
60-The Mall, Lahore.
Ph: 6303390 - 6304063
E-mail-mavraintl@yahoo-com

محشر میں اس انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیر ترے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

۱- حجاب نبوت-۱ ، ۱۱

۲- حجاب نبوت-۲ ، ۱۳

۳- حجاب نبوت-۳ ، ۱۴

۴- حجابِ عصمت ، ۱۶

۵- حجابِ امامت-۱ ، ۱۸

۶- حجابِ امامت-۲ ، ۲۰

۷- حجابِ امامت-۳ ، ۲۲

۸- حجابِ خلق-۱ ، ۲۴

۹- حجابِ خلق-۲ ، ۲۷

۱۰- حجابِ شہادت ، ۲۸

Presented by www.ziaraat.com

۱۱- اگر نادِ علی ، ۲۹

۱۲- ابوطالب ، ۳۰

۱۳- ۱۳رجب ، ۳۴

۱۴- علیؑ کی شادی ، ۴۷

۱۵- سہرا ، ۵۱

۱۶- علیؑ ، ۵۲

۱۷- علی علی کیا کرو ، ۵۴

۱۸- سودا ، ۶۳

۱۹- ورودِ بوتراب ، ۶۸

۲۰- خیبر ، ۷۰

۲۱- گھوڑا ، ۷۳

۲۲- تلوار ، ۷۴

۲۳- مرکب ، ۷۵

۲۴- تلوار ، ۷۶

۲۵- غدیرخم ، ۷۷

۲۶- سحرِ محشر ، ۷۸

۲۷- حق ایلیا ، ۷۹

۲۸- شبیرؑ ، ۹۳

۲۹- حسینؑ ، ۹۶

۳۰- مناظرۂ زمین وآسماں ، ۹۹

۳۱- حسینؑ اور کربلا ، ۱۰۳

۳۲- حسینیت ، ۱۰۸

۳۳- آدمؑ اور حسینؑ ، ۱۱۱

۳۴- نوحؑ اور حسینؑ ، ۱۱۳

۳۵- ابراہیمؑ اور حسینؑ ، ۱۵

۳۶- یعقوبؑ اور حسینؑ ، ۱۱۷

۳۷- موسیٰؑ اور حسینؑ ، ۱۱۸

۳۸- عیسیٰؑ اور حسینؑ ، ۱۱۹

۳۹- محمدؐ اور حسینؑ ، ۱۲۰

۴۰- علیؑ اور حسینؑ ، ۱۲۱

Presented by www.ziaraat.com

۴۱- بتولؑ اور حسینؑ ، ۱۲۲

۴۲- حسنؑ اور حسینؑ ، ۱۲۳

۴۳- عباسؑ ، ۱۲۴

۴۴- صفین ، ۱۲۸

۴۵- ملکیۃ العرب (خدیجۃ الکبریٰ) ، ۱۳۰

۴۶- قصیدہ جناب امام زین العابدین-۱ ، ۱۳۵

۴۷- قصیدہ جناب امام زین العابدین-۲ ، ۱۳۸

۴۸- قصیدہ امام رضا علیہ السلام ، ۱۴۲

۴۹- مختار آلِ محمدؐ ، ۱۴۷

۵۰- خاکِ درِ بوتراب ، ۱۵۰

۵۱- قطعات ، ۱۵۳ تا ۲۰۷

حجابِ نبوت — ۱

ابھی ابھی جس کا تذکرہ تھا، اسی کا لختِ جگر تھی وہ بھی
یہ شمسِ افلاکِ انما ہے، اسی کا نورِ نظر تھی وہ بھی
یہ ملکِ تطہیر کا شجر ہے، اسی شجر کا ثمر تھی وہ بھی
یہ روحِ واللیل و والقمر ہے، تو پھر دلیلِ سحر تھی وہ بھی
وہ صدرِ اجلاسِ پنجتن تھی مگر یہ محبوبِ کبریا ہے
نظر جھکا کر درود پڑھ لے وہ فاطمہ تھی یہ مصطفیٰؐ ہے

اسی کی خاطر سجا رہا ہوں یہ ہفت عالم نگار خانہ
زمیں کے یہ رنگ رنگ موسم فلک کی رفعت کا شامیانہ
کہیں شہابوں کے تازیانے کہیں ستاروں کا آشیانہ
اسی کا صدقہ بھری خدائی اسی کی خیرات ہے زمانہ
ابھی تو اس نقش کے خدوخال میں کئی رنگ میں بھروں گا
مرا ارادہ ہے روزِ محشر یہ جو کہے گا وہی کروں گا

Presented by www.ziaraat.com

یہ میم سے ممکناتِ عالم کے آسماں کا مہ مبیں ہے
یہ ح سے حاکم ہے حکمتوں کا حکیم حق حرزِ مومنیں ہے
یہ میم سے ملتوں کا مرکز، مشیرِ اعمالِ مرسلیں ہے
یہ دال سے درد کی دوا ہے دماغ چارہ گرِ یقیں ہے
یہی محمدؐ ہے، ذلمت جس کی فلک پہ مشہور ہوگئی ہے
اسی کے پردے میں چار ظاہر تھے ایک مستور ہوگئی ہے

حجابِ نبوت ——— ۲

ابھی ابھی جس کا تذکرہ تھا اسی کا لختِ جگر تھی وہ بھی
یہ خلقتِ نورِ ایزدی ہے اسی کا نورِ نظر تھی وہ بھی
یہ منزلِ رہگذارِ جاں ہے تو پھر متاعِ سفر تھی وہ بھی
یہ آفتابِ جہانِ دل ہے مگر دلیلِ سحر تھی وہ بھی
وہ زینتِ بزمِ کن فکاں تھی یہ صدرِ اجلاسِ انبیاء ہے
نظر جھکا کر درود پڑھ لے وہ فاطمہ تھی یہ مصطفیٰ ہے

اسی کی خاطر سجا رہا ہوں یہ ہفت عالم نگار خانہ
کہیں فضاؤں کی نقش بندی کہیں گھٹاؤں کا شامیانہ
کہیں ستاروں کی مشعلیں ہیں کہیں شہابوں کا تازیانہ
اسی کا صدقہ مری خدائی اسی کی خیرات ہے زمانہ
اسی کے نقشِ قدم کے ذرے مہ و نجومِ فلک بنیں گے
اسی کی صورت کے عکس ریزے مرے فرشتے تلک بنیں گے

Presented by www.ziaraat.com

حجابِ نبوت — ۳

ابھی ابھی جس کا تذکرہ تھا اسی کا لختِ جگر تھی وہ بھی
یہ شمسِ افلاک انما ہے اسی کا نورِ نظر تھی وہ بھی
یہ ملکِ تطہیر کا شجر ہے اسی شجر کا ثمر تھی وہ بھی
یہ رَوحِ واللیل والقمر ہے تو پھر دلیلِ سحر تھی وہ بھی
وہ صدرِ اجلاسِ پنجتن تھی مگر یہ محبوبِ کبریا ہے
نظر جھکا کر درود پڑھ لے وہ فاطمہؑ تھی یہ مصطفیٰ ہے

اسی کی خاطر سجا رہا ہوں یہ ہفت عالم نگار خانہ
زمیں کے یہ رنگ رنگ موسم فلک کی رفعت کا شامیانہ
کہیں ستاروں کے آشیانے کہیں شہابوں کا تازیانہ
اسی کا صدقہ مری خدائی اسی کی خیرات ہے زمانہ
ابھی تو اس نقش کے خدوخال میں کئی رنگ میں بھروں گا
مرا ارادہ ہے روزِ محشر جو یہ کہے گا وہی کروں گا

تمام نبیوں کے قافلے کا یہی تو سالارِ کارواں ہے
میں بے نشاں ہوں مگر اسی کے وجود میں ہی مرا نشاں ہے
یہ آشنائے مزاجِ رحمت ہے بخششوں سے بھرا جہاں ہے
اسی کا رستہ ہی دو جہاں میں نجاتِ آخر کی کہکشاں ہے
میں اس کا طالب ہوں سوچ لینا کہ میرا مطلوب بھی یہی ہے
ہے اس کی تعظیم تجھ پہ واجب کہ میرا محبوب بھی یہی ہے

یہ کاروانِ امم کا سلطاں، اسی کو جچتی ہے کجکلاہی
کہ اس کی نعلین کو ترستی ہے دو جہانوں کی بادشاہی
یہی تو ہے جو فرازِ فاراں پہ جا کے دے گا مری گواہی
اسی کا کلمہ پڑھیں گے سارے شجر حجر مرغ و مہر و ماہی
مری رضا چاہیے تو میرے حبیب کے دل کو شاد رکھنا
یہ تیری خِلقت سے پیشتر بھی نبی تھا یہ بات یاد رکھنا

یہ میم سے ممکناتِ عالم کے آسماں کا مہِ جبیں ہے
یہ ح سے حاکم ہے حکمتوں کا، حکیمِ حق، حرزِ مومنیں ہے
یہ میم سے ملتوں کا مرکز، مشیرِ اعمالِ مرسلیں ہے
یہ دال سے درد کی دوا ہے دماغِ چارہ گرِ یقیں ہے
یہی محمدؐ ہے ذات جس کی فلک پہ مشہور ہو گئی ہے
اسی کے پردے میں چار ظاہر تھے ایک مستور ہو گئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

حجابِ عصمت

کمالِ وحدت ہے نام اس کا جمالِ وجہ رسول بھی ہے
یہ دین وایماں کی روح بھی ہے دلِ فروع واصول بھی ہے
نوید باغِ بہشت بھی ہے، کلید بابِ قبول بھی ہے
زمیں پہ ہو تو علی کی زوجہ، فلک پہ ہو تو بتول بھی ہے
اسی سے آغاز ہے امامت، یہیں رسالت کا خاتمہ ہے
نظر اٹھا کر نہ دیکھ آدمؑ، حجابِ عصمت میں فاطمہ ہے

یہ فکر مریم کی شاہزادی یہ قل ہو اللہ کی شاہدہ ہے
خطا کا امکاں نہیں ہے اس میں یہ روزِ اول کی زاہدہ ہے
مباہلہ کی صفوں میں دیکھو تو حق کی پہلی مجاہدہ ہے
میں خود حفاظت کروں گا اس کی یہ اس سے میرا معاہدہ ہے
وہ یوں کہ اوجِ مزاجِ حق کے تمام سہرے اسی کے سر ہیں
حریم حق کے تمام ہادی اسی کی آغوش کے ثمر ہیں

جہانِ انسانیت کی تخلیق ہم اسی کے سبب کریں گے
اسی کے دشمن کو ہم جہاں میں رہینِ رنج وتعب کریں گے
اسی کے در کے گداگروں کا سبھی فرشتے ادب کریں گے
بشر تو کیا اس کے در پہ جا کر نبیؐ اجازت طلب کریں گے
اسی کے نقشِ قدم کے ذروں کو چاند رتبے میں کب ملے گا
اسی کے سر کی ردا کے سائے کو چاندنی کا لقب ملے گا

Presented by www.ziaraat.com

حجابِ امامت ۔۔۔ ۱

یہ مردِ میداں، اجل کا حاکم، حکیم مطلق سپہ گری کا
تمام عالم میں آج سکہ رواں ہے اس کی دلاوری کا
یہ اسمِ اعظم جو لب پہ آئے تو دل دھڑکتا ہے ہر جری کا
یہی سکھاتا ہے گر سبھی کو سکندری کا قلندری کا
یہ انبیاء کا عظیم ناصر، یہ میرا وارث میرا ولی ہے
ہے اس کی پہچان تجھ پہ واجب یہ مرتضیٰ ہے یہی علی ہے

یہ محور حق یہ کلِ ایماں کا تاج سر پر سجانے والا
یہ موت کی شب سجا کے بستر سکون سے مسکرانے والا
یہ دشمنوں کے تمام حملوں سے انبیاء کو بچانے والا
یہ کرد گارِ ازل کے بندوں کو جامِ کوثر پلانے والا
اسی کے لختِ جگر اجڑ کے احد کی قسمت سنوارتے ہیں
یہی ہے جس کو ازل سے مشکل میں انبیاء سب پکارتے ہیں

یہی ہے بدر و احد کا فاتح، وجودِ خیبر کشا یہی ہے
محافظِ دینِ آدمیت، برادرِ مصطفیٰ یہی ہے
جو بندگی کو بھی داوری دے وہ صاحبِ ہل اتیٰ یہی ہے
کرے جو قاتل کو شیر و شربت عطا وہ بحرِ سخا یہی ہے
اسی کی اک ضرب پر نچھاور کروں گا میں دو جہاں کے سجدے
کہ جانتا ہوں جو یہ نہ ہو تو کہاں کا قبلہ کہاں کے سجدے

یقین کرلے کہ دینِ حق کی رگوں میں رقصاں لہو یہی ہے
مری محبت کی مملکت میں رواں دواں چار سو یہی ہے
اسے ضرورت کہاں کسی کی، ہر ایک کی آرزو یہی ہے
مرا غضب ہے جلال اس کا، مرے کرم کی نمو یہی ہے
بروزِ محشر ترا خدا جب درِ حقیقت کو وا کرے گا
علی کا دشمن خود اپنی ماں کی خیانتوں کا گلا کرے گا

Presented by www.ziaraat.com

حجابِ امامت — ۲

یہ مردِ آہن یہ مشکلوں میں پیمبروں کو بچانے والا
یہ رنج وغم سے اٹی فضاؤں میں جھوم کر مسکرانے والا
یہ پستیوں میں بکھرتے ذروں کو چاند سورج بنانے والا
یہ چشم عالم کی پتلیاں انگلیوں کی زد پر نچانے والا
یہ میرے محبوب کا وصی ہے جو چاہے قدرت کا کام کر لے
یہ مرتضیٰ ہے یہ ایلیا ہے یہی علی ہے سلام کر لے

میں لامکاں ہوں مرے مکاں کا جہان بھر میں مکیں یہی ہے
زمیں پہ یہ بوتراب ہوگا، فلک پہ زہرہ جبیں یہی ہے
یہی ہے اسلام کا سراپا مزاجِ معیارِ دیں یہی ہے
یہی ہے سلطانِ دین و ایماں رموزِ حق کا امیں یہی ہے
اسی کے لختِ جگر اجڑ کے احد کی قسمت سنوارتے ہیں
یہی ہے جس کو ازل سے مشکل میں انبیاء بھی پکارتے ہیں

یہ فقر کی سلطنت کا سلطاں یہ آدمیت کا تاجور ہے
یہ رہنما ہے سخنوروں کا یہی مسیحا کا چارہ گر ہے
یہ اوصیا میں بھی منفرد ہے، یہ اولیاء میں بھی معتبر ہے
یہ انبیاء کی مشقتوں سے بھری مناجات کا ثمر ہے
اسی کے سینے میں دھڑکنوں کی طرح سے علمِ کتاب ہوگا
اسے سنواروں گا اس طرح سے یہ ہر طرح لاجواب ہوگا

مزاجِ منبر، نمازِ ایماں، نقیبِ وحدت، کلامِ اول
عروجِ وجداں، شعورِ انساں، غرورِ یزداں، نظامِ اول
سجودِ عاشق، رکوعِ عاقل، قعودِ آخر، قیامِ اول
خطیبِ کامل، ادیبِ عامل، لواء کا حامل، امامِ اول
یہی تو کونین میں نصیرِ مزاجِ عزمِ رسولؐ ہوگا
یہی تو ہے خانہ زاد میرا، یہی تو زوجِ بتول ہوگا

یقین کر لے کہ دینِ حق کی رگوں میں رقصاں لہو یہی ہے
مری محبت کی مملکت میں رواں دواں چار سو یہی ہے
اسے ضرورت کہاں کسی کی، ہر ایک کی آرزو یہی ہے
مرا غضب ہے جلال اس کا مرے کرم کی نمو یہی ہے
اسی کی اک ضرب پر نچھاور کروں گا میں دو جہاں کے سجدے
کہ جانتا ہوں جو یہ نہ ہو تو کہاں کا قبلہ کہاں کے سجدے؟

Presented by www.ziaraat.com

حجابِ امامت — ۳

یہ مردِ آہن، یہ مشکلوں میں پیمبروں کو بچانے والا
یہ رنج و غم سے اٹی فضاؤں میں جھوم کر مسکرانے والا
یہ پستیوں میں بکھرتے ذروں کو چاند سورج بنانے والا
یہ چشمِ عالم کی پتلیاں، انگلیوں کی زد پر نچانے والا
یہ میرے محبوب کا وصی ہے جو چاہے قدرت کا کام کر لے
یہ مرتضٰی ہے یہ ایلیا ہے یہی علی ہے سلام کر لے

میں لامکاں ہوں، مرے مکاں کا جہان بھر میں مکیں یہی ہے
زمیں پہ یہ بوتراب ہوگا، فلک پہ زہرہ جبیں یہی ہے
یہی ہے اسلام کا سراپا، مزاجِ معیارِ دیں یہی ہے
یہی ہے سلطانِ دین و ایماں، رموزِ حق کا امیں یہی ہے
جو اس کا دشمن ہے اس کی ساری عبادتیں بے اصول ہوں گی
تمام روزے خراب ہوں گے، سبھی نمازیں فضول ہوں گی

یہ فقر کی سلطنت کا سلطاں یہ آدمیت کا تاجور ہے
یہ رہنما ہے سخنوروں کا یہی مسیحا کا چارہ گر ہے
یہ اوصیاء میں بھی منفرد ہے، یہ اولیاء میں بھی معتبر ہے
یہ انبیاء کی مشقتوں سے لدی مناجات کا ثمر ہے
اسی کے سینے میں دھڑکنوں کی طرح سے علم کتاب ہوگا
اسے سنواروں گا اس طرح سے یہ ہر طرح لاجواب ہوگا

مزاجِ منبر، نمازِ ایماں، نقیبِ وحدت، کلامِ اول
عروجِ وجداں، شعورِ انساں، غرورِ یزداں، نظامِ اول
سجودِ عاشق، رکوعِ عاقل، قعودِ آخر، قیامِ اول
خطیبِ کامل، ادیبِ عامل، لوا کا حامل، امامِ اول
یہی تو کونین میں نصیرِ مزاجِ عزمِ رسول ہوگا
یہی تو ہے خانہ زاد میرا، یہی تو زوجِ بتولؑ ہوگا

اسے تو پہچان لے کہ آخر ہے ''کلِ ایماں'' لقب اسی کا
مری خدائی میں ہر بشر پر سدا ہے واجب ادب اسی کا
ہیں شش جہت اس کے زیرِ سایہ، عجم اسی کا، عرب اسی کا
بھرے جہاں میں ہے جو بھی میرا وہ اس کی خاطر ہے سب اسی کا
بروزِ محشر عمل کی دولت سے جب بھی میزانِ دل بھرے گا
علی کا دشمن بگڑ بگڑ کے خود اپنی ماں کا گلا کرے گا

Presented by www.ziaraat.com

حجابِ خُلق — ۱

مرے قلم نے کہاں تراشا ہے آج تک مہ جبین ایسا
یہ لوحِ محفوظ کے مطالب بھی جانتا ہے ذہین ایسا
مرے تصور کی سلطنت میں کہاں ہے مہرِ مبین ایسا
جہاں میں شاید نہ خلق ہو پھر جمیل ایسا حسین ایسا
مری محبت کا گلستاں ہے مری رضا کا چمن یہی ہے
دل ونظر میں بسا لے اس کو علی کا بیٹا حسن یہی ہے

یہ ملک خلق و جہانِ اخلاق کا مقدس ترین والی
حسین ایسا کہ حسن یوسف بھی اس کے دربار کا سوالی
کریم ایسا کہ اس کے دریوزہ گر کا کاسہ نہیں ہے خالی
یہ وہ ہے جس نے عرب کے وحشی دلوں میں بنیادِ امن ڈالی
یہ خلق پیغمبری کا وارث، قضا سے یوں انتقام لے گا
کہ دشمنوں کے مقابلے میں قلم سے پرچم کا کام لے گا

یہی تو ہے یوسفِ امامت، دلوں کی دھرتی کا شاہزادہ
مرا تحمل، مرا تجمل، مرا تدبر، مرا ارادہ
مرا تخیل، مرا تصور، مرا تقدس، مرا لبادہ
خیال زریں، مزاج سادہ، نگاہ گہری، جبیں کشادہ
ادا میں شوخی، حیا میں رخشندگی، نگاہوں میں تمکنت ہے
سنو امامت کی سلطنت میں یہی ولی عہدِ سلطنت ہے

یہ امن عالم کا شاہزادہ، کرم میں سلطاں مزاج ہوگا
ہوا حفاظت کرے گی اس کی یہ وہ منور سراج ہوگا
مری ضرورت، ترا سہارا، ضمیر کی احتیاج ہوگا
دلِ عزیزاں تو خیر کیا ہے عدو پہ بھی اس کا راج ہوگا
یہ خُلقِ پیغمبریؐ کا وارث قضا سے یوں انتقام لے گا
کہ دشمنوں کے مقابلے میں قلم سے پرچم کا کام لے گا

یہ حاصلِ عزمِ انبیاء ہے، دلِ شرف کا صدف یہی ہے
مری لغت میں شعور و وجدانِ آدمیت کی صف یہی ہے
سمٹ کے اوجھل حدِ نظر سے بکھر کے ہر اک طرف یہی ہے
علیؑ نجف کی زمیں کا سورج شعاعِ شمسِ نجف یہی ہے
نجات کا گر جو سیکھنا ہے تو صرف یہ بات جان لینا
خیالِ خلدِ بریں سے پہلے حسنؑ کو سردار مان لینا

Presented by www.ziaraat.com

یہ خود بھی معجز نما ہے اس کی ادا میں عکسِ پیمبری ہے
اسی کے ہونٹوں کی نرم جنبش غرورِ اوجِ سخنوری ہے
تری طبیعت کا صبر اس کی نظر کا اعجازِ سرسری ہے
اسی کے رنگِ قبا سے کشتِ خیالِ انساں، ہری بھری ہے
یہ وہ انا مست ہے جو فاقہ کشی میں عظمت کا تاج لے گا
یہ وہ جری ہے کہ دشمنوں سے بنامِ صلح خراج لے گا

بتول زادہ، علی کا بیٹا، نبی کا نورِ نظر یہی ہے
ہر اک تمنا کا بابِ آخر، ہر اک دعا کا اثر یہی ہے
قرارِ قلبِ ملائکہ ہے، سکونِ روحِ بشر یہی ہے
شعورِ وحدت کے بحرِ مواج کا حقیقی گہر یہی ہے
نجات کا گر جو سیکھنا ہے تو صرف یہ بات جان لینا
خیالِ خلدِ بریں سے پہلے حسن کو سردار مان لینا

حجابِ خُلق — ۲

یہ ملکِ خلق و جہانِ اخلاق کا مقدس ترین والی
حسین ایسا کہ حسنِ یوسف بھی اس کے دربار کا سوالی
کریم ایسا کہ اس کے دریوزہ گر کا کاسہ نہیں ہے خالی
یہ وہ ہے جس نے عرب کے وحشی دلوں میں بنیادِ امن ڈالی
عرب کا بے مثل نوجواں ہے عجم کا کل بانکپن یہی ہے
قبیلہء ہاشمی کا دولہا، علی کا بیٹا حسن یہی ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ خود بھی معجز نما ہے اس کی ادا میں عکسِ پیمبری ہے
اسی کے ہونٹوں کی نرم جنبش غرورِ اوجِ سخنوری ہے
تری طبیعت کا صبر اس کی نظر کا اعجازِ سرسری ہے
اسی کے رنگِ قبا سے کشتِ خیال انساں، ہری بھری ہے
یہ وہ انا مست ہے جو فاقہ کشی میں عظمت کا تاج لے گا
یہ وہ جری ہے کہ دشمنوں سے بنامِ صلح خراج لے گا

بتول زادہ، علی کا بیٹا، نبی کا نورِ نظر یہی ہے
ہر اک تمنا کا باب آخر، ہر اک دعا کا اثر یہی ہے
قرارِ قلب ملائکہ ہے، سکونِ روح بشر یہی ہے
شعور وحدت کے بحر مواج کا حقیقی گہر یہی ہے
نجات کا گر جو سیکھنا ہے تو صرف یہ بات جان لینا
خیال خلد بریں سے پہلے حسن کو سردار مان لینا

حجابِ خُلق — ۲

یہ ملکِ خلق و جہانِ اخلاق کا مقدس ترین والی
حسین ایسا کہ حسن یوسف بھی اس کے دربار کا سوالی
کریم ایسا کہ اس کے دریوزہ گر کا کاسہ نہیں ہے خالی
یہ وہ ہے جس نے عرب کے وحشی دلوں میں بنیاد امن ڈالی
عرب کا بے مثل نوجواں ہے عجم کا کل بانکپن یہی ہے
قبیلۂ ہاشمی کا دولہا، علی کا بیٹا حسن یہی ہے

Presented by www.ziaraat.com

حجابِ شہادت

یہ کون مظلوم ہے کہ جس کی جبیں لہو سے دمک رہی ہے
بڑا اندھیرا ہے اس کے گھر میں، بس ایک شمع بھڑک رہی ہے
یہ کس طرح کر رہا ہے سجدہ، تری خدائی دھڑک رہی ہے
یہ کون مستور ہے جو اس کی نماز حیرت سے تک رہی ہے
ادب سے سر کو جھکا لے آدمؑ نبی کا وہ نورِ عین ہوگا
جو خاک پر کر رہا ہے سجدہ وہ کیمیا گر حسین ہوگا

اگر نادِ علی

اگر نادِ علی پڑھنے کی رسم ایجاد ہو جائے
تو ہر سینے میں اک تازہ نجف آباد ہو جائے
لبِ حیدر کی جنبش پر کہا توحید نے اکثر
ہمارے حق میں بھی خطبہ کوئی ارشاد ہو جائے
نہ کعبے پر چڑھائی ہو نہ اجڑے بابری مسجد
مسلمانوں کو "درسِ یا علیؑ" گر یاد ہو جائے
اگر اہلِ وطن نامِ علیؑ لے کر بڑھیں محسنؔ
میرا ایمان ہے کشمیر تک آزاد ہو جائے

Presented by www.ziaraat.com

ابو طالب

اسرار معارف کا گلستاں ابو طالب
ایمان کے ہر درد کا درماں ابو طالب
تختِ دلِ ہستی کا سلیماں ابو طالب
ہر دور میں سرچشمۂ ایماں ابو طالب
ہر غم سے جو اس کو ابو طالب نہ بچاتا
اسلام ترا ٹھوکریں کھاتا نظر آتا

شادابیِ گلزارِ پیمبرؐ ابو طالب
احسان و سخاوت کا سمندر ابو طالب
رتبے میں ہے کعبے کے برابر ابو طالب
تقدیس میں کعبے سے بھی بڑھ کر ابو طالب
جھکتی ہے جبیں جس پہ ترے فکر و نظر کی
ہے جائے ولادت ابو طالب کے پسر کی

حیراں ابو طالب کی انا پر ہیں ملک تک
عمراں کے مدارج کی رسائی ہے فلک تک
ہے روشنیِ قلب و نظر اس کی جھلک تک
طوفانِ مصائب میں بھی جھپکی نہ پلک تک
خوشبو ہے رواں جس کی ہر اک دل کی کلی میں
کھیلا ہے وہی دیں ابو طالب کی گلی میں

جو خوں ابو طالب کے عزائم کی عطا ہو
وہ خون بھلا کیسے رگ دیں سے جدا ہو
جس طور سے احساں ابو طالب نے کیا ہو
ممکن نہیں اسلام سے یہ قرض ادا ہو
اس پر بھی یہ فتویٰ کہ اسے دین سے کد ہے
یہ منکرِ عمراں کا فقط بغض و حسد ہے

کر یاد وہ شعبِ ابی طالب کا زمانہ
جذبے کے شراروں کو ہواؤں سے لڑانا
وہ عزم و جلالِ رخ عمراں کا فسانہ
ہر رات پیمبرؐ کو مصائب سے بچانا
اس طور کا دنیا میں کوئی باپ دکھا دے
جو موت کے بستر پہ بھی بیٹوں کو سلا دے

Presented by www.ziaraat.com

تم لوگ مسلماں جو ہوئے، کچھ نہیں کہتے
تم داعیِ ایماں جو ہوئے، کچھ نہیں کہتے
تقدیر کے ساماں جو ہوئے، کچھ نہیں کہتے
ہاں دشمنِ عمراں جو ہوئے، کچھ نہیں کہتے
چاہو تو دلیروں کو بھی حجرے میں بٹھا دو
بزدل کو مگر فاتحِ کونین بنا دو

اللہ کے گھر کا جو نگہباں ہو وہ کافر؟
جو حق کے لیے اتنا پریشاں ہو وہ کافر؟
جو عرشِ معلّٰی کا مسلماں ہو وہ کافر؟
ایماں نہیں جو محسنِ ایماں ہو وہ کافر؟
اس بات پہ کیوں کوئی پریشاں نہیں ہوتا
ایماں کا پدر منکر ایماں نہیں ہوتا

جب فہم نے بدلا کبھی تشکیک کا قالب
جب لفظ سے چھینی گئی جاگیر مطالب
جب فکر کی دنیا پہ جہالت ہوئی غالب
اسلام پکارا ابو طالبؑ ابو طالب
خود حق کے لیے حق ہی پریشاں نظر آیا
باطل کے مقابل میں بھی عمراں نظر آیا

قندیلِ چراغِ رخِ احمد ابو طالب
ایمان سے ایمان کی ابجد ابو طالب
باطل کے لیے ضربتِ ایزد ابو طالب
ہر مملکتِ دیں کی ہے سرحد ابو طالب
دستارِ پیمبر کو جو عمراں نہ بچاتا
ہر سمت سقیفہ ہی سقیفہ نظر آتا

Presented by www.ziaraat.com

۱۳ رجب

ہر سو رواں ہوائے خمارِ طرب ہے آج
بابِ قبول وا ہے مرادوں کی شب ہے آج
دل میں خوشی، سرور نظر میں عجب ہے آج
ساقی مجھے نہ چھیڑ کہ تیرہ رجب ہے آج
رخ سے نقاب اٹھا کے نوید ظہور دے
حاضر ہے دل کا جام شراب طہور دے

وہ مے پلا کہ جس سے طبیعت ہری رہے
نس نس میں انما کی صبوحی بھری رہے
قائم سدا جہاں میں تری دلبری رہے
آنکھوں کے سامنے یہ صراحی دھری رہے
جو بادہ کش ولا کا نشہ کل پہ ٹال دے
اللہ اپنی بزم سے اس کو نکال دے

وہ مے پلا کہ جس میں نبوت کی بو ملے
جس کے نشے میں حسن امامت کی خو ملے
آدم کو جس سے کھوئی ہوئی آبرو ملے
میں بھی پیوں تو مجھ کو خدا روبرو ملے
وہ مے کہ جس میں صبحِ ازل کا سرور ہو
وہ مے کہ جس میں آلِ محمدؐ کا نور ہو

وہ مے جو مصطفیٰ نے کساء میں چھپا کے پی
اور فاطمہؑ نے اپنی حیاء میں ملا کے پی
حسنین و مرتضیٰ نے جو محفل سجا کے پی
جبریل نے فلک سے زمیں پر جو آ کے پی
جس کا نشہ نجات کا سامان ہو گیا
سلمان پی کے فخر سلیمان ہو گیا

عیسیٰ نے پی تو اس کو مسیحائی مل گئی
موسیٰ کو اپنے رب کی شناسائی مل گئی
داؤدؑ کو بھی طاقت گویائی مل گئی
یعقوبؑ نے جو پی اسے بینائی مل گئی
وہ مے کہ جس کا کیف دلوں میں اتر گیا
یوسف نے پی تو چاند سا مکھڑا نکھر گیا

Presented by www.ziaraat.com

قیمت میں خلد سے بھی جو برتر ہے وہ شراب
جس کا نشہ نماز سے بہتر ہے وہ شراب
جو حسن خدوخال پیمبرؐ ہے وہ شراب
جو مدعائے قنبر و بوذر ہے وہ شراب
جس کا سرور فکرِ بشر کا غرور ہے
جس کے نشے کی موج سرِ کوہِ طور ہے

وہ مے کہ جس سے دل کو شعورِ بشر ملے
جس کے بس ایک گھونٹ سے جنت میں گھر ملے
جس کے نشے میں شہرِ نبوت کا دَر ملے
جس کے سبب دِلوں کا دُعا کو اثر ملے
اک رند کائنات میں بیباک ہو گیا
بہلول پی کے صاحبِ ادراک ہو گیا

وہ مے پلا کہ ٹوٹ کے جس پر ملک پڑیں
جس کے نشے کے رنگ اڑیں، عرش تک پڑیں
رندوں پہ اولیاء کے زمانے کو شک پڑیں
آئے منافقوں میں تو ساغر چھلک پڑیں
کنکر پہ جس کی چھینٹ بھی پڑ جائے دُر کرے
وہ مے جو عاصیوں کو بھی اک پل میں حر کرے

جس کا سرور ضامنِ جنت ہے وہ شراب
جو واقفِ مزاجِ شریعت ہے وہ شراب
جو رمز ''کل کفا'' کی حقیقت ہے وہ شراب
جس کا خمار اجرِ رسالت ہے وہ شراب
ایسی پلا کہ سارا جہاں ڈولنے لگے
نوکِ سناں پہ جس کا نشہ بولنے لگے

جس کی نظیر مل نہ سکے شش جہات میں
تیرے سوا کہیں نہ ملے کائنات میں
بھر دے ابد کا رنگ بشر کی حیات میں
وہ مے جو آفتاب اگلتی ہے رات میں
وہ مے جو ہے غلاف حرم میں چھنی ہوئی
جو عرش پر ہے دستِ خدا سے بنی ہوئی

رِندوں کو آج ضد ہے، تری دلبری کھلے
رازِ جنون و غایتِ شعلہ سری کھلے
یہ کیا کہ مے کدے کا فسوں سرسری کھلے
اک در نہ کھول، آج تو بارہ دری کھلے
تلچھٹ نہ دے کہ رند یہ خلد و عدن کے ہیں
ادنیٰ سے ہیں غلام مگر پنجتنؑ کے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

میں چاہتا ہوں آج نیا اہتمام ہو
یٰسین کی شراب ہو طٰہٰ کا جام ہو
پھوٹے سحر دلوں میں تو آنکھوں میں شام ہو
ہر رند کے لبوں پہ خدا کا کلام ہو
ہر دل سے آج بغض کا کانٹا نکال دے
بخ بخ کرے کوئی تو جہنم میں ڈال دے

ساغر میں ہل اتیٰ کی کرن گھول کر پلا
سر پر لوائے حمد خدا کھول کر پلا
چپ چپ سا کیوں ہے آج تو ہنس بول کر پلا
رندوں کا ظرف پوری طرح تول کر پلا
ساغر میں آج اتنی مقدس شراب ہو
پی لیں گناہگار تو حج کا ثواب ہو

ساغر اٹھا کہ چھائی گھٹا جھوم جھوم کر
آئی ہوا نجف کے دریچوں کو چوم کر
ساقی حریمِ دل میں منور نجوم کر
رندوں کو واقفِ درِ بابِ علوم کر
ہم کو پلا وہی جو ولا کی شراب ہو
کم ظرف بادہ خوار کا خانہ خراب ہو

کھول اپنا مے کدہ جو حرم سے بھی کم نہ ہو
جس کی حدوں پہ بندشِ لوح و قلم نہ ہو
جس میں منافقت کا فسوں محترم نہ ہو
ساغر تراب کا ہو کوئی جامِ جم نہ ہو
ہمراہ تو رہے تو کوئی رنج و غم نہیں
ورنہ ترے فقیر سکندر سے کم نہیں

ساقی تو مل گیا تو غمِ جاں کی رت ٹلی
غنچے نکھر گئے ہیں کھلی ہے کلی کلی
مہکی ہوئی ہے شہر تصور کی ہر گلی
وہ دیکھ سج رہا ہے زچہ خانۂ علی
مصروفِ اہتمام ذبیح و خلیل ہیں
جاروب کش کے روپ میں وہ جبرئیل ہیں

حوروں کے گیسوؤں سے مصلے بنے ہوئے
پھر ان پہ کہکشاں کے ستارے چنے ہوئے
موجِ درود میں وہ ملک سر دھنے ہوئے
پہلے نہیں یہ گیت کسی کے سنے ہوئے
رتبہ ملا وہ محفلِ سدرہ جبین کو
جھک جھک کے آسمان نے دیکھا زمین کو

Presented by www.ziaraat.com

آدم بچھا رہا ہے دعاؤں کی چاندنی
ایوب اپنے صبر سے کرتا ہے روشنی
ہے آبدار نوح سا انسان کا نجی
آیا ہے خضر ساتھ لیے خمس زندگی
یعقوب بھی ہے آنکھ کی مستی لیے ہوئے
یوسف ہے ساتھ مشعلِ ہستی لیے ہوئے

ہر سو ردائے ابر کرم ہے تنی ہوئی
ذروں کی آفتابِ فلک سے ٹھنی ہوئی
شبنم برس رہی ہے شفق میں چھنی ہوئی
مکہ کی سر زمیں ہے معلیٰ بنی ہوئی
آئی ہے کون دیکھنے اس اہتمام کو
جھکنے لگی ہیں مریم و حوا سلام کو

آئے ہیں بہر دید سوا لاکھ انبیاء
اول ابو البشر ہیں تو آخر ہیں مصطفیٰ
اک سمت انبیاء ہیں تو اک سمت اولیاء
دونوں کے درمیان ہے عمرانؑ کا قافلہ
بلقیس اک طرف ہو سلیماں خیال کر
بنتِ اسد چلی ہے ردا کو سنبھال کر

وہ انبیاء کا قافلہ اک دم ٹھہر گیا
ہر سو ہے شورِ سلمہاؑ وردِ مرحبا
سب سے الگ کھڑے ہیں وہ سردارِ انبیاء
بنتِ اسد چلی ہے سوئے خانۂ خدا
ساعت یہی ہے شاہد حق کے شہود کی
ذروں سے آ رہی ہے صدائیں درود کی

بنتِ اسد چلی یہ صدائیں لیے ہوئے
ہونٹوں پہ باوقار دعائیں لیے ہوئے
آنکھوں میں اوجِ حق کی رضائیں لیے ہوئے
قدموں میں انبیاء کی ادائیں لیے ہوئے
چہرے پہ عکسِ موجِ ادب کا سرور ہے
پہلو میں ان کی پہلی امامت کا نور ہے

لیکن درِ حرم تو مقفل ہے اس گھڑی
بنتِ اسد یہ دیکھ کے واپس پلٹ پڑی
نازل ہوئی فلک سے وہ الہام کی لڑی
آئی صدا ”نہ جا گل عصمت کی پنکھڑی“
دیوار در بنے کہ زمانے میں دھوم ہو
ظاہر کمالِ مادرِ بابِ علوم ہو

Presented by www.ziaraat.com

ساقی نہ چھیڑ ہے یہی آغازِ امتحاں
دھڑکن زمیں کی چپ ہے تو ساکت ہے آسماں
خاموش اے قیامتِ ہنگامۂ جہاں
کعبے میں جا رہی ہے وہ اک بت شکن کی ماں
قرآنِ بندگی کی تلاوت کا وقت ہے
جاگو طلوعِ شمسِ امامت کا وقت ہے

جاگ اے ضمیر جاگ کہ جاگے ہیں تیرے بھاگ
تارِ نفس کو چھیڑ کے چھیڑا ہوا نے راگ
خوش ہو گئی زمیں کہ اسے مل گیا سہاگ
ساقی شراب لا کہ بجھے تشنگی کی آگ
ظلماتِ دو جہاں کی ردا چاک ہو گئی
نازل ہوئے علی تو فضا پاک ہو گئی

بنتِ اسد کی گود سے ابھرا اک آفتاب
ہاں اے تراب تجھ کو مبارک ہو بوتراب
کوثر چھلک ذرا، ترا ساقی ہے لاجواب
بطحا کی سرزمین، سلامت یہ انقلاب
عمران جھومتے ہیں کہ زہرہ جبیں تو ہے
اب خوش ہیں مصطفیٰ کہ کوئی جانشیں تو ہے

آدم ہے خوش کہ اس کی دعا کو اثر ملا
عیسیٰ ہے رقص میں کہ کوئی چارہ گر ملا
ایوب کو بھی قبر کا شیریں ثمر ملا
یوسف کو اپنے حسن کا پیغام برملا
مسرور ہے فضا، کوئی محشر بپا نہ ہو
سہمے ہوئے ہیں بت کہ حقیقی خدا نہ ہو

ترتیبِ خال و خد سے نمایاں ہے برتری
پیکر کے بانکپن پہ نچھاور دلاوری
چہرے پہ وہ سکون کہ نازاں پیمبری
آنکھوں میں وہ غرور کہ حیراں ہے داوری
آئی ہے ایک بات ہی اب تک قیاس میں
خوشبو ہے داوری کی بشر کے لباس میں

ساقی شراب لا کہ طبیعت مچل گئی
لغزش مرے شعور کی مستی میں ڈھل گئی
نبضِ قلم بہکنے لگی تھی سنبھل گئی
رنگینیوں کو دیکھ کے نیت بدل گئی
تجھ پر رموزِ رونقِ ہستی عیاں کروں
کچھ پی کے مدحتِ شہِ دوراں بیاں کروں

Presented by www.ziaraat.com

مولا علیؑ شعورِ بشر، فکرِ ارجمند
ڈالی ہے جس کی سوچ نے افلاک پر کمند
وہ جس کا مرتبہ نبی آدم سے ہے بلند
چھڑکا ہے جس نے موت کے چہرے پہ زہرخند
جو نقطۂ عروجِ فروع و اصول تھا
بستر پہ سو گیا تو مکمل رسول تھا

ایسا کریم جس کے کرم کی نہ حد ملے
ایسا علیم علم کو جس سے مدد ملے
ایسا عظیم جس کی ادا میں احد ملے
ایسا سلیم جس میں شعورِ صمد ملے
دنیا و دیں میں جس کو وہ نام و نسب ملا
خالق کی بارگاہ سے حیدر لقب ملا

کشور کشائے فکر، شجاعت کا بانکپن
صابر، سخی، کریم، رضا جو، وہ بت شکن
نانِ جویں کا ناز، قناعت کی انجمن
دل کا سرور، جرات و احساس کی چبھن
جس کا وجود قدرتِ حق کی دلیل تھا
جس کا شعور بوسہ گہِ جبرئیل تھا

خیبر کشا، یقین کا پیکر وہ بوتراب
تاریخ کی جبیں وہ فتحِ مبیں کا باب
سرچشمۂ نجاتِ بشر جس کا اضطراب
جس کے وجود سے ہے رخِ دیں کی آب و تاب
جس کا کرم جہاں کے لیے عام ہو گیا
خطروں کو اوڑھ کر جو سرِ شام سو گیا

وہ جس کے فرقِ ناز پہ کج تھا بقا کا تاج
وہ بوتراب، شمس و قمر سے جو لے خراج
وہ خلق، اقتدار و سخاوت کا امتزاج
جس نے زمیں پہ رہ کے فلک پر کیا تھا راج
سلطانیِ بہشتِ بریں کی نوید لی
اک ضرب سے جہاں کی عبادت خرید لی

وہ دیں کی سلطنت میں شرافت کا تاجدار
وہ مظہرِ جلالِ خداوندِ روزگار
وہ بوریا نشیں وہ شہِ کہکشاں سوار
وہ بندۂ خدا وہ خدائی کا افتخار
جس کے قلم کی نوک بلاغت کی راہ تھی
جس کے علم کی چھاؤں رسالت پناہ تھی

Presented by www.ziaraat.com

جس نے ہوا کی زد پہ منور کیے چراغ
جس کے یقیں نے توڑ دیئے جہل کے ایاغ
جس نے بہم کیے تھے رموزِ دل و دماغ
وہ پھول جس سے طبعِ رسالت تھی باغ باغ
جس کے لہو سے چہرۂ ہستی نکھر گیا
وہ نقش جو دلوں کی تہوں میں اتر گیا

علیؑ کی شادی

فضا معطر، خلا منور، سما ہے مصروفِ کجکلاہی
زمیں کے آنچل کی ہر شکن میں سمٹ رہی ہے جہاں پناہی
حجر شجر مست و محوِ نغمہ، بشر بشر وقفِ خوش نگاہی
گھٹا ہے مشغولِ عکس بندی کہ رقص کرتے ہیں مرغ و ماہی
مزاجِ گلبانگِ عقل چونکے، درود کی جلترنگ جاگے
ہوا رگِ جاں کو چھیڑتی ہے، علیؑ ولی کا ملنگ جاگے
وہ پھول مہکے، وہ رنگ دہکے، طیور چہکے تو مست بہکے
کلی جو چٹکی، ہوا کو کھٹکی، چمن سے اٹکی کہ شاخ مہکے
حیات لپکی، پلک نہ جھپکی، ہزار جلووں کے پاس رہ کے
گھٹا سے چھن کر، فضا میں تن کر، وہ چاند نکلا یہ بات کہہ کے
مجھے نہ روکو کہ بن سنور کر ہزار محشر جگا رہا ہوں
ہے جس کی الفت کا داغ دل میں اسی کی شادی میں جا رہا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

وجود ان کا مرا تعارف، یہ میری پہچان ہیں جہاں میں
انھی کے دم سے یہ روشنی ہے یہ صورت جان ہیں جہاں میں
انہیں بنا کے میں سرخرو ہوں، یہ میرا عرفان ہیں جہاں میں
دلیلِ ایمان پوچھتے ہو، یہی تو ایمان ہیں جہاں میں

انھی کی خِلقت سے ہے یہ خلقت نہ جاگتے یہ، جہان سوتا
انھی کی خاطر بنائی دنیا، جو یہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا

انھی کی چشمِ کرم سے بگڑے ہوئے مقدر سنبھل گئے ہیں
کبھی میں ان سے بہل گیا ہوں کبھی یہ مجھ سے بہل گئے ہیں
مری رضا کے عظیم تاجر مرے ارادے بدل گئے ہیں
فلک پہ اک تھے زمیں پہ آ کر یہ پانچ بحروں میں ڈھل گئے ہیں

انھی میں دو بحر مل رہے ہیں تمام عالم ہے شاد میرا
کہ ان میں اک لختِ مصطفیٰ ہے تو دوسرا خانہ زاد میرا

زمینِ بطحا مثالِ جنت عروسِ عالم بنی ہوئی ہے
اصولِ دیں کے ستوں ہیں محکم، حیا کی چادر تنی ہوئی ہے
ہر ایک ذرّے کی آسمانوں سے آج کی شب ٹھنی ہوئی ہے
کرن کرن اک حریرِ عصمت کے آنچلوں میں چھنی ہوئی ہے

لدی ہوئی ہے حنا کی کلیوں سے آج طوبیٰ کی ڈالی ڈالی
علیؑ کی خاطر نبیؐ کے در پر ہے آج توحید خود سوالی

ادھر فلک پر حریمِ وحدت میں نور کا سائباں سجا ہے
سبھی فرشتے طلب ہوئے ہیں ہر ایک نوری جھکا کھڑا ہے
ادھر سے شمس و نجوم و سیارگاں کا بھی قافلہ چلا ہے
سنو سنو کون نوریوں کو خدا کا پیغام دے رہا ہے

وہ کون خوش بخت ہے کہ اس دم ہماری رحمت کو آزمائے
علیؑ کی شادی کا نامہ بر بن کے جو درِ مصطفیٰؐ پہ جائے

یہ حکم سن کر بڑھے فرشتے کہ اپنی قسمت کو آزمائیں
سروں پہ دستارِ زہد رکھی، درست ہونے لگیں قبائیں
حضورِ وحدت تھرک رہی ہیں گلے میں سہمی ہوئی صدائیں
ادھر سے جبریل، اس طرف شمس لے کے آئے کئی دعائیں

تو کون، جبریل اک طرف ہو نئے پیامی کو بھیجنا ہے
جناب سورج ہوں، اک طرف ہو، تجھے سلامی کو بھیجنا ہے

صدا یہ آئی کہاں ہے زہرہ، کہ آج زہراؑ کے در پہ جائے
ہمارا پیغام انتہائی ادب سے جا کے انہیں سنائے
نہ دستکیں دے، نہ آہٹیں ہوں، نہ بے ادب ہو، نہ مسکرائے
بس اس طرح جائے جیسے مومن خود اپنے خالق کے در پہ آئے

نبیؐ کی چوکھٹ پہ بوسہ دے کر کہے کہ اب یہ اصول ہوگا
جو سر سے پاؤں تلک خدا جیسا ہو وہ زوجِ بتول ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

فلک سے زہرہ اتر رہا ہے کہ جیسے الہام دل میں آئے
کہ جیسے اک بے ریا نمازی بڑی عقیدت سے حج کو جائے
بدن پہ اوڑھے قبائے عصمت لبوں پہ صلِ علیٰ سجائے
وہ جا رہا ہے کہ جیسے قاری غلافِ قرآں پہ سر جھکائے
نشہ مودت کی مے کا زہرہ کے دل میں شاید سما گیا ہے
وہ جا رہا ہے' وہ آ رہا ہے' درود پڑھ لو وہ آ گیا ہے

یہ انبیاء ہیں یہ اولیا ہیں' علیؑ ولی کی برات دیکھو
خضرؑ چھڑکتا ہے ہر برائی کے رخ پہ آبِ حیات دیکھو
نشے کے عالم میں جھومتی ہے شعور کی کائنات دیکھو
یہ بزم دیکھو' یہ لوگ دیکھو' یہ رنگ دیکھو' یہ رات دیکھو
کئی بہاریں گزر گئی ہیں' کھلا نہ ایسا چمن جہاں میں
کہاں خدائی میں ایسا نوشہ کہاں ہے ایسی دلہن جہاں میں

لو ہو چکا عقد مرتضیٰ کا' کہو کہ صلے علیٰ مبارک
علیؑ ولی کو نبیؐ کے گھر میں ملا ہے جو مرتبہ مبارک
تمام نبیوں کو آج کی شب ملا ہے مشکل کشا مبارک
امام اپنا ہمیں سلامت' نصیریوں کو خدا مبارک
خدا کا دیں بارور ہوا ہے چمن امامت کا کھل اٹھا ہے
جنابِ عمران کو نبوت کی پرورش کا صلہ ملا ہے

سہرا

یہ اولیاء کا غرور سہرا' یہ انبیاء کا وقار سہرا
تمام قرآں کی روح سہرا' تمام دیں کا نکھار سہرا
تمام پھولوں تمام کلیوں کی بزم کا افتخار سہرا
مزاجِ آدم کی وادیوں میں خلوص کی آبشار سہرا
تمام سہروں کی انجمن میں ہے اس لیے تاجدار سہرا
یقیں ہے حوروں نے خود پرویا ہے خلد میں بار بار سہرا
جو خوش ہوئے ہیں کلی کلی ان کو دے رہی ہے دعائیں اب تک
کہ اس کے تاروں سے پھوٹتی ہیں علیؑ ولی کی ادائیں اب تک

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ

آباد دما دم آدم کی شہ رگ میں علیؑ، تن تن میں علی
لفظوں میں علیؑ، نبضوں میں علیؑ، سانسوں میں علیؑ، دھڑکن میں علی
اشکوں میں علیؑ، آہوں میں علیؑ، پلکوں میں علیؑ، اکھین میں علی
دریا میں علیؑ، موجوں میں علیؑ، بادل میں علیؑ، ساون میں علی
سرمست پون رم جھم میں علیؑ، بجلی میں علیؑ، خرمن میں علی
جھرنوں کی جھپکتی آنکھوں میں، تاروں سے بھرے آنگن میں علی
شہروں کی چھکتی شورش میں، چپ چاپ دھڑکتے بن میں علی
احساس کی ہریالی میں علیؑ، ایماں کے ہرے گلشن میں علی
پاتال کی تہہ میں تخت نشیں، افلاک بکف بھگون میں علی
یٰسین کی نون گواہی دے، طٰہٰ کے سجل درشن میں علی
واللیل کی قدر کا صدر سجھ، والعصر کے کل کندن میں علی
کوثر کے حسن کا سرچشمہ، طوبیٰ کے جل جوبن میں علی

قرطاس و قلم کا رکھوالا، تقدیر کے ہر بندھن میں علی
لوحِ محفوظ میں وجہ اللہ، توحید نما درپن میں علی
افلاک تلک مسند آرا، بے مسکن کے مسکن میں علی
کعبے میں علیؑ، قبلے میں علیؑ، مولد میں علیؑ، مدفن میں علی
معصوم گواہی عیسیٰ کی، موسیٰ کے سخنور فن میں علی
یوسف، یعقوب کا دردنگر، ایوب کے شبھ شیون میں علی
اسرارِ شب اسریٰ کی قسم آیات کے اجلے پن میں علی
نوروز کی ضو میں جلوہ نما اور چودھویں رات کے چن میں علی
فولاد صفت کا آیا ہے، اسلام کی ہر الجھن میں علی
خیبر میں علیؑ، خندق میں علی اور بدر و احد کے رن میں علی
معراج کی رات کی بات کرو، ہر بات کی ہر الجھن میں علی
قاب قوسین کے نرم حسیں ریشم سے بنی چلمن میں علی
ہر مولائی کا ان داتا، ہر خاک نشیں کے من میں علی
پورب میں علیؑ، پچھم میں علیؑ، اتر میں علی دکھن میں علی
قرآن اٹھا کر کہتا ہوں، بسم اللہ کے دامن میں علی
حیدر سے عداوت مت رکھنا، ہر گام پہ ٹھوکر کھاؤ گے
پچھتاؤ گے، گھبراؤ گے، بردوشِ ہوا جل جاؤ گے

Presented by www.ziaraat.com

علی علی کیا کرو

نظر بھی مست مست ہے، فضا بھی رنگ رنگ ہے
دھلے دھلے ہیں ولولے نئی نئی امنگ ہے
ہوا کی موج موج میں، درود کی ترنگ ہے
جنوں کی رت کی راگنی سر رباب و چنگ ہے
مئے ولا کی چھاپ سے نشے میں اُنگ اُنگ ہے
ہر ایک بادہ خوار کا لباس شوخ و شنگ ہے
نہ خواہشِ نمود ہے نہ فکر نام و ننگ ہے
ادھر جناب شیخ کی نظر ذرا سی تنگ ہے
ادھر غرور فقر میں مگن کوئی ملنگ ہے
جو کہہ رہا ہے دوستو سدا مگن رہا کرو
میں بے نیاز دہر ہوں مری طرح جیا کرو
جو دل کہے کیا کرو، کسی کی مت سنا کرو
علی علی کیا کرو علی علی کیا کرو

پلا پلا مئے ولا کہ ہم بھی میکسار ہیں
تری قسم ہے ساقیا، ازل سے بے قرار ہیں
نہ پوچھ کب سے تشنہ لب ہیں محوِ انتظار ہیں
یہ پیاس تجھ پہ قرض ہے یہ حوصلے ادھار ہیں
بہت غرور بھی نہ کر کہ میکدے ہزار ہیں
مگر جو بابِ علم ہے، ہم اس کے بادہ خوار ہیں
وہ میکدہ عجیب ہے، عجیب برگ و بار ہیں
وہیں تمام انبیا قطار در قطار ہیں
ہیں اس کے در، چہار دہ مگر اصول چار ہیں
پیو تو پانچ وقت بارہ جام ہی پیا کرو
یہاں سے مئے پیو تو اس کا اجر بھی دیا کرو
ولا کی مئے تو فرض ہے، یہ فرض یوں ادا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

وہ دیکھ، جھومتی گھٹا کو چومتی جوانیاں
فضا میں سات رنگ کی وہ ٹوٹتی کمانیاں
ابھر رہی ہیں دجلہ و فرات کی کہانیاں
طبیعتوں میں آ گئی ہیں کوثری روانیاں
کہاں یہ وقت ہے سہوں کسی کی حکمرانیاں

Presented by www.ziaraat.com

پلا پلا کہ میں کروں تری قصیدہ خوانیاں
تمام کائنات پر ہیں تیری مہربانیاں
فضا، گھٹا، ہوا، نشہ سبھی تری نشانیاں
نقاب رخ اٹھا ذرا، "وے مہربان جانیاں"
نقابِ رخ سرک چلا ہے مے کشو دعا کرو
گل مراد کھل رہا ہے منتیں ادا کرو
وہ میکدے کا در کھلا ہے اب یہی صدا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

پیو کہ مے کشو یہی ولایتی شراب ہے
شراب کیا ہے، انبیاء کی آبرو کا خواب ہے
یہ میکدے کا نور ہے، یہ طور کا شباب ہے
اسی کا کیف دوستو، خلاصہء کتاب ہے
یہ راس ہو تو پھر رضائے حق بھی ہمرکاب ہے
نہ راس ہو تو زندگی عذاب ہی عذاب ہے
یہ فرش پر بنی ہوئی بست بو تراب ہے
مگر فرازِ عرش پر خدا کا انتخاب ہے
اسی کے فیض سے ہر ایک دوست کامیاب ہے
مگر اسی کے غیض سے عدو کا دل کباب ہے

اسی شراب سے تو دل کو تازگی عطا کرو
یہی شراب پی کے روح کو جلا دیا کرو
بقدر ظرف دوستو یہ مئے بھی پی لیا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

پیو، غدیر خم کی سمت لے چلیں تمہیں ذرا
وہ آ رہا ہے پھر پلٹ کے حاجیوں کا قافلہ
وہ قافلہ کہ جس کے رہنما ہیں ختم انبیا
یہ دوپہر کی دھوپ یہ اجاڑ دشت کی فضا
یہ آسماں زمیں کی سمت آگ پھینکتا ہوا
وہ پیاس ہے کہ حلق میں اٹک رہی ہے ہر صدا
یہ کیوں ہوائیں تھم گئی ہیں، دفعتہً یہ کیا ہوا
فضا خموش ہو گئی کہ دشت بولے لگا
یہ کون سامنے ہوا، ٹھہر گئے ہیں مصطفیٰ
سنو اداس مے کشو ذرا تو حوصلہ کرو
نہ اس قدر خموشیوں میں بولتے رہا کرو
کسی کی بات بھی کبھی کبھی تو سن لیا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

Presented by www.ziaraat.com

ارے یہ جبرئیل ہے، مگر یہ کیوں بدل گیا؟
نہ اب وہ احترام ہے نہ ہے ادب کا سلسلہ
نہ اب خطاب ایھا المزمل نہ انّما
نظر میں اک جلال ہے، جبیں پہ بل پڑا ہوا
نبی کو کر رہا ہے آزمائشوں میں مبتلا
وہ کہہ رہا ہے اے رسول، سن پیامِ کبریا
یہ حاجیوں کا قافلہ یہیں کہیں بٹھا ذرا
سنا تھا عرش پر جو ہم سے آج وہ انہیں سنا
ہمارے حرف حرف کو عمل کا آئینہ دکھا
اگر یہ کام رہ گیا، نہ تو نبی نہ میں خدا
سنا ہے تم نے مے کشو، بہت نہ غل بپا کرو
ذرا نشے کے رنگ کو مزاج سے جدا کرو
دل و دماغ و ذہن کے تمام در بھی وا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

فضا پہ اک سکوت ہے، نظر نظر خموش ہے
ہوا پہ مہر لگ گئی، شجر شجر خموش ہے
ادھر فلک بھی رک گئے، زمیں ادھر خموش ہے
وہ نبض شام تھم گئی، لب سحر خموش ہے

بجھے ہوئے ہیں بحر و بر کہ خشک و تر خموش ہے
دمک رہی تھی جو ابھی وہ رہگذر خموش ہے
پیمبری ہے دم بخود کہ نامہ بر خموش ہے
فلک تو خیر اک طرف، بشر بشر خموش ہے
نبی کا دل دھڑک اٹھا، خدا کا گھر خموش ہے
وہ لب کشا ہوئے نبی کہ دوستو دعا کرو
جو وہ کہے وہ میں کہوں گا اور تم سنا کرو
خدا کا حکم ہے مجھے کہ تم ہی ابتدا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

یہی علی جو دلبری کے شہر کا مکین ہے
یہ ہے فلک کا سرپرست، والدِ زمین ہے
رموزِ کن کی سب امانتوں کا اک امین ہے
یہ مہر و ماہتاب کے نگر کا مہ جبین ہے
یہ راز دار و آشنائے رمزِ ماؤ طین ہے
خدا کا نور جس کا حسن ہے یہ وہ حسین ہے
یہ میرا ہم نفس بھی ہے یہ میرا ہم نشین ہے
زمین و آسماں کی خلق میں یہ بہترین ہے
سنو سنو کہ آج سے یہ میرا جانشین ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ حکم ہے کہ آج سے اسی کی اقتدا کرو
جو مشکلیں پڑیں تو اس کے در سے التجا کرو
سنو سنو کہ ہر جگہ یہی سبق دیا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

فلک سنے، ملک سنے، زمیں کا ہر بشر سنے
فضائے خشک و تر سنے، ہوائے بحر و بر سنے
ہر ایک قصر، جھونپڑی ہر ایک بام و در سنے
چرند بھی، پرند بھی، حجر سنے شجر سنے
اجاڑ جنگلوں میں ہر طرح کا جانور سنے
سمندروں کی تہہ میں سیپیاں سنیں گہر سنے
تمام انبیا، ولی، وصی، قطب، نظر سنے
ہر ایک ماں سنے اسے، پدر سنے پسر سنے
نبی کے ہاتھ میں علی کا ہاتھ دیکھ کر سنے
اسی علی کو آج سے مرا وصی کہا کرو
یہ ہے وسیلہء خدا اگر خدا خدا کرو
مری بجائے اس سے عمر بھر مدد لیا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

علی وقارِ انبیاء، علی دلِ پیمبری
علی پہ آ کے ختم ہے یہ جلوۂ سخنوری
علی ولی نہیں فقط کرے ہے اولیا گری
علی کے دم سے سرخرو ہے قنبری کہ بوذری
علی نے کم سنی میں بھی دکھائی ہے وہ صفدری
کہ ختم ہو کے رہ گئی جہاں میں رسم اژدری
علی کے آگے ہیچ ہیں نبی کے اور لشکری
کہاں احد سے بھاگنا کہاں جلال حیدری
جناب شیخ آپ نے بھی منصفی عجب کری
علی کے دشمنوں کا زور دیکھ تو لیا کرو
کبھی کبھی تو عدل پر بھی فیصلہ دیا کرو
جناب شیخ بغضِ مرتضیٰ میں مت جیا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

علی ہے کون تم غدیر خم پہ آ کے دیکھ لو
علی کو مشکلوں کے وقت آزما کے دیکھ لو
اسی میں رنگ ڈھنگ ہیں کل انبیاء کے دیکھ لو
یہ کون در گرا رہا ہے مسکرا کے دیکھ لو
کہاں پہ ختم سلسلے ہیں صوفیا کے دیکھ لو

Presented by www.ziaraat.com

ہیں کون رازداں جہاں میں کبریا کے دیکھ لو
علی کو تم مقامِ حق سے بھی گرا کے دیکھ لو
اسی میں ہی ملیں گے حوصلے خدا کے دیکھ لو
بروزِ حشر خم جبینِ مرتضٰی کے دیکھ لو
علی کے دشمنو حسد کی آگ میں جلا کرو
سنے گا کون حشر میں، ہزار التجا کرو
کہا نہ تھا یہ ہم نے اس مرض کی کچھ دوا کرو
علی علی کیا کرو، علی علی کیا کرو

سودا

اس نے کہا کہ مجھ کو یہ "سونا" پسند ہے
اس نے کہا یہ جنس ہی اتنی بلند ہے!
اس نے کہا کہ منصب بازار کون ہے؟
اس نے کہا کہ آج خریدار کون ہے؟
اس نے کہا کہ نام بتانا ضرور ہے؟
اس نے کہا کہ جنس پہ مجھ کو غرور ہے؟
اس نے کہا کہ چھوڑ بھی اب جانتا تو ہے
اس نے کہا کہ تو مجھے پہچانتا تو ہے
اس نے کہا کہ نام کی اب ضد نہ کیجیے
اس نے کہا کہ اور دکاں دیکھ لیجیے
اس نے کہا کہ دیکھ فضا کتنی نیک ہے
اس نے کہا یہ جنس کروڑوں میں ایک ہے

Presented by www.ziaraat.com

اس نے کہا کہ نام پہ اڑنے سے فائدہ
اس نے کہا کہ مفت بگڑنے سے فائدہ
اس نے کہا کہ کیسے تیرے دل میں گھر کریں
اس نے کہا کہ بات ذرا مختصر کریں
اس نے کہا کہ سن وہ احد ہے عدد نہیں
اس نے کہا کہ جنس کے بھی خال و خد نہیں
خوش ہو کہ ذات ہے حق بنی مشتری تری
پہلے بھی اس پہ قرض ہے انگشتری مری
اس نے کہا کہ وہ تو سخاوت کی بات تھی
اس نے کہا حضور مروت کی بات تھی
اس نے کہا کہ وہ تھا اولی الامر کا مقام
اس نے کہا کہ ہم نے بڑھایا تھا تیرا نام
اس نے کہا کہ آج یہ سونا ہے کس طرح
اس نے کہا کہ دیکھ مناسب ہو جس طرح
اس نے کہا کہ جنس کی قیمت سنا مجھے
اس نے کہا کہ اپنا ارادہ بتا مجھے
اس نے کہا میں بھاؤ چکاتا نہیں کبھی

اس نے کہا میں نرخ بتاتا نہیں کبھی
اس نے کہا کہ صاحبِ معیار بن کے آ
اس نے کہا کہ تو بھی خریدار بن کے آ
اس نے کہا کہ جنس پہ چادر ہے کس لیے؟
اس نے کہا کسی کی نظر ہی نہ لگ سکے
اس نے کہا کہ جنس ذرا وقف دید کر
اس نے کہا کہ اس کو پرکھنا خرید کر
اس نے کہا کہ کچھ تو مرے دل کا کر خیال
اس نے کہا کہ ہاتھ ادھر لا ادھر سنبھال
اس نے کہا کہ کوئی عدو کاروبار میں
اس نے کہا کہ رو رہا ہوگا وہ غار میں
اس نے کہا کہ جنس کے بارے میں کیا کریں؟
اس نے کہا کہ آپ ہی کچھ فیصلہ کریں
اس نے کہا کہ آج سے ارض و سما ترے
اس نے کہا کہ وہ تو نہیں نقش پا مرے
اس نے کہا کہ شمس و قمر بھی ترے غلام
اس نے کہا کہ یہ مری انگشت کا ہے کام

Presented by www.ziaraat.com

اس نے کہا قضا و قدر بھی ہے تیرے نام
اس نے کہا کہ ان سے تو کھیلے مرے غلام
اس نے کہا خدائی کے سجدے ترے نثار
اس نے کہا کہ وہ مری اک ضرب کا غبار
اس نے کہا کہ لوح و قلم بھی ترے سپرد
اس نے کہا کچھ اور بڑھا میری دستبرد
اس نے کہا کہ وارثِ لیل و نہار تو
اس نے کہا کچھ اور بڑھا میری آبرو
اس نے کہا سزا و جزا تجھ پہ منحصر
اس نے کہا کہ مشتری مطلب کی بات کر
اس نے کہا کہ خلد بھی تیری کنیز ہے
اس نے کہا کہ وہ مرے بچوں کی چیز ہے
اس نے کہا کہ ساقی کوثر بھی تو ہے اب
اس نے کہا میرے مراتب بڑھیں گے کب؟
اس نے کہا کہ فاتح خیبر ترا لقب
اس نے کہا کہ بات تو بننے لگی ہے اب

اس نے کہا کہ میرے فرشتے تیرے غلام
اس نے کہا کروں گا تری بندگی مدام
اس نے کہا کہ بدر و احد بھی تجھے نصیب
اس نے کہا کہ اس سے جلیں گے مرے رقیب
اس نے کہا کچھ اور بھی کرنا ہے اب وصول
اس نے کہا کہ جو تری مرضی ہو سب قبول
اس نے کہا پھر آج سے میری رضا ہے تو
میں تیرا مدعا ہوں مرا مدعا ہے تو
اس نے کہا کہ بس میری سرکار شکریہ
اس نے کہا نہیں ترا سو بار شکریہ
تھا مشتری بھی خوش، مرا تاجر بھی سو گیا
''سونا'' علی کے صدقے میں انمول ہو گیا

Presented by www.ziaraat.com

ورودِ بوتراب

دھڑک رہی ہے زندگی، دلوں میں اضطراب ہے
خلا بھی ہے سجا سجا، فضا بھی لاجواب ہے
زباں زباں پہ موجزن ترانۂ شباب ہے
حرم کی سر زمین پر عجیب انقلاب ہے
خدا کے گھر میں دوستو ورودِ بوتراب ہے

بکھر رہے ہیں دائرے جمالِ ذوالجلال کے
جلے تو جل کے بجھ گئے عدو نبی کی آل کے
ملنگ کہہ رہے پھر دھمال ڈال ڈال کے
مٹی مٹی ہیں ظلمتیں، طلوعِ آفتاب ہے
خدا کے گھر میں دوستو ورودِ بو تراب ہے

رکی ہوئی ہیں نبضِ بحر و بر کی سب روانیاں
زباں زباں پہ انما کی دلنشیں کہانیاں
ہر ایک سو رواں دواں خدا کی مہربانیاں
ہر ایک رخ ہے آئینہ غضب کی آب وتاب ہے
خدا کے گھر میں دوستو ورودِ بوتراب ہے

یہاں وہاں ادھر ادھر جلی جلی کی دھوم ہے
چمن چمن، کلی کلی، ولی ولی کی دھوم ہے
نگر نگر گلی گلی، علیؑ علیؑ کی دھوم ہے
یہی صدائے دلنشیں ہمارا انتخاب ہے
خدا کے گھر میں دوستو ورودِ بو تراب ہے

Presented by www.ziaraat.com

خیبر

سلطانِ عرب، معراج نسب اے ناصرِ ارض و سما مددے
اے مرکزِ عالم علم و یقیں اے محورِ صبر و رضا مددے
اے رہبر کامل منزلِ حق، اے پیکرِ صدق و صفا مددے
اے حلم کا گھر اے علم کا در حیدر صفدر ایلیا مددے
تو سخی تو اخی تو جلی کا ولی تو علیؑ تو ہے شیرِ خدا مددے

میرا دل میرن مرے دیں کا چمن مرا شعلہ بدن ذرا سامنے آ
مرا شوخ سخن میری لے مرا فن مرا تن من دھن ذرا سامنے آ
مرا روپ گگن، مرا ڈھول سجن، مری جاں مرا چن ذرا سامنے آ
ذرا سامنے آ مرا روپ بڑھا، میری سج دھج شانِ سخا مددے
تو سخی تو اخی تو جلی کا ولی تو علی تو ہے شیرِ خدا مددے

تو کہاں ہے بتا مرے ابن ابیؑ تجھے ڈھونڈ رہا ہے خدا کا نبیؐ
تری خوش لقبی پہ یہ لوگ ہنسیں، میری حق طلبی کی ہے بے ادبی
کوئی مونس جاں نہیں تیرے سوا، مکی، مدنی، عجمی، عربی
یہاں تیرگیِ باطل ہے بہت، اے روشنیِ بطحا مددے
تو سخی تو اخی، تو جلی کا ولی تو علی تو ہے شیرِ خدا مددے

پھر کھینچ طنابیں دھرتی کی، پھر آج نئے انداز سے آ
کونین کی نبضیں تھم جائیں، اس طور سے آ اس ناز سے آ
خیبر سے مدینہ دور سہی، طاقت سے نہیں اعجاز سے آ
اے صاحبِ حی علیٰ مددے، اے وارثِ مددے
تو سخی تو اخی، تو جلی کا ولی تو علی تو ہے شیرِ خدا مددے

کیا عرض کروں یہ شہر مرے، کس بزدل گود کے پالے ہیں
سب صورت کے اجیالے ہیں، پر من اندر سے کالے ہیں
بے وقت کے روگی جوگی ہیں، بے موقع رونے والے ہیں
اب ان سے جان چھڑا میری، اے سایہء بالِ ہما مددے
تو سخی تو اخی تو جلی کا ولی تو علی تو ہے شیر خدا مددے

Presented by www.ziaraat.com

مجھے عرش پہ جب کیا حق نے طلب، معراج کی شب ذرا یاد تو کر
وہاں تیرے سبب ہوا حال عجب، وہی بزمِ طرب ذرا یاد تو کر
میں تھا مہر بہ لب، مجھے یاد ہے سب، یہی کہتا تھا رب ذرا یاد تو کر
کبھی وقت پڑے تو اے ختم رسل یہی کہنا کہ غیب نما مدد ے
تو سخی تو اخی، تو جلی کا ولی، تو علیؑ تو ہے شیرِ خدا مدد ے

تک سوئے فلک، مرے عرش تلک، ہے یہ جس کی جھلک وہ علی تو نہیں
نگراں ہیں ملک، نہ جھپک تو پلک، ہے یہ جس کی چمک وہ علی تو نہیں
ہوئی ایسی کڑک، گیا دل بھی دھڑک، مجھے پتا ہے شک وہ علی تو نہیں
پڑھو صلِ علیٰ وہ علی آ گیا، کہو قبلہ و کعبہء ما مدد ے
تو سخی تو اخی تو جلی کا ولی تو علی تو ہے شیر خدا مدد ے

جبریل کے پر، کفار کے سر، ہشیار کہ شیر ببر آیا
اے قلب و جگر، اے فکر و نظر، تیار کہ شیر ببر آیا
تاروں کے نگر، دھرتی کے سپر، بیدار کہ شیر ببر آیا
اے نازِ دلِ عقبیٰ مدد ے، اے تاجِ سرِ زہراؑ مدد ے
تو سخی تو اخی، تو جلی کا ولی تو علی تو ہے شیر خدا مدد ے

گھوڑا

لے میں تو چل پڑا ہوں بپھر کے ببر کی چال
اب تو بھی مست ہو کے نقابوں سے منہ نکال
میں سر اڑا رہا ہوں، فضا میں انہیں اچھال
اعضا مرے سپرد ہیں، روحوں کو تو سنبھال
میرے سموں کی سم پہ تو شل ہے اجل کی تال
فرصت نہیں کہ پوچھ سکوں اب میں تیرا حال
اپنے ہر ایک وار کو رقصِ قضا میں ڈھال
میں چال کا دھنی ہوں تو میرا نہ کر خیال
اب وقت ہے کہ بدلہء بغض و عناد لے
ہر ضرب پر گرفتِ یداللہ سے داد لے

Presented by www.ziaraat.com

تلوار

چنچل، چمک کے چرخ پہ چل چل مچل کے چل
بجلی بدن کی باگ بنا، بن بدل کے چل
دھرتی کو مثلِ برگِ گل تر مسل کے چل
اندھی اٹل اجل سے بھی آگے نکل کے چل
اعدا نگاہِ بد سے نہ دیکھیں، سنبھل کے چل
چہرے پہ گردِ آیہء والطین مل کے چل
ہر دشمن علیؑ کو سموں سے کچل کے چل
لیکن میں جس کو چھوڑ دوں تو اس سے ٹل کے چل
بیٹھا ہے کبریا کا اسد تیری زین پر
کربل کے آسماں کو اڑا دے زمین پر

مرکب

یہ بات ہے تو پھر مرے تیور بھی دیکھنا
کھل کھل کے کھیلتے ہوئے جوہر بھی دیکھنا
چلتی ہوئی عذاب کی صرصر بھی دیکھنا
خونِ عدو سے روئے زمیں تر بھی دیکھنا
خیبر میں آج موت کے چکر بھی دیکھنا
ٹاپوں کی دھن پہ اڑتے ہوئے سر بھی دیکھنا
میدان چھوڑتے ہوئے لشکر بھی دیکھنا
حملے مرے زمیں سے فلک پر بھی دیکھنا
قدموں میں اضطراب، نگاہوں میں کیف ہے
مولا سے آج داد نہ لوں گر تو حیف ہے

Presented by www.ziaraat.com

تلوار

جی چاہتا ہے آج قیامت کا رَن پڑے
گردن سے سر جدا ہوں' بدن پر بدن پڑے
کہرام وہ مچے کہ فلک سے نہ بن پڑے
جھنکار سے اجل کی جبیں پر شکن پڑے
چنگاریوں سے شمس و قمر میں گہن پڑے
میرے ہر ایک وار سے بجلی سی چھن پڑے
جس سمت میرے غیظ و غضب کی کرن پڑے
مولا کے دشمنوں پہ قضا کا کفن پڑے
پیوست ہوں زمیں سے جو میرے شکار ہوں
کوئی شمار کر نہ سکے بے شمار ہوں

غدیر خم

وہ غدیر خم میں اذاں ہوئی وہ سجی خیال کی انجمن
وہ رُخِ شعور پہ ضو پڑی وہ بڑھا حیات کا بانکپن
وہ کلی کھٹک سے چٹک گئی وہ بھٹک بھٹک کے چلی پون
لب آرزو پہ دھنک پڑی کھلا خواہشوں کا حسین چمن
دلِ کہکشاں میں اتر گئی وہ ردائے دشت شکن شکن
وہ سواریوں کے قدم رکے' جھکے فرش پر وہ تھکے بدن
وہ فلک کو دیکھ کے ہنس پڑا رخ ریگزار کا بھولپن
وہ زمیں کے دل میں ہے آرزو کہ ملائے آنکھ ذرا گگن
سوئے مرتضیٰ بڑھے مصطفیٰ بمزاجِ رسم و رہِ کہن
وہ نبی وصی سے ملا ہے یوں ملے جیسے چاند سے اک کرن
وہ علی کا ہاتھ بلند ہے کہاں رہ گئے یہ زمیں زمن
سرِ تختِ ریگ ہے لب کشا وہ امیرِ محفلِ پنجتن
کہا مصطفیٰ نے کہ زندگی مری بات آج سے عام کر
ہے یہی علی مرا جانشیں میرے جانشیں کو سلام کر

Presented by www.ziaraat.com

سرِ محشر

میں سایۂ طوبیٰ کی خنک رُت سے ہوں واقف
مولاؑ تری گلیوں کی مگر چھاؤں گھنی ہے
اب کس سے کہوں کیا ہے ترے ہجر کا عالم؟
جو سانس بھی لیتا ہوں وہ نیزے کی انی ہے
یہ درد کی دولت بھی میسر کسے ہوگی؟
جو اشک ہے آنکھوں میں وہ ہیرے کی کنی ہے
جو کچھ مجھے دینا ہے زمانے سے الگ دے
وہ یوں کہ زمانے سے میری کم ہی بنی ہے
حاصل ہے اسے سایۂ دامانِ پیمبرؐ
محسنؔ سرِ محشر بھی مقدر کا دھنی ہے

حق ایلیا

سن سن مرا پیغام سن
ہر بات پر یوں سر نہ دھن
اپنی قبائے فکر پر
کلیاں سجا کانٹے نہ چن
حیدر بقا، باقی فنا
ریشم پہن کھدر نہ بن
اک بار پی جامِ ولا
تجھ پر سدا برسے گا ہن
کچھ سوچ تخلیقات پر
اے صاحب فکر و سخن

Presented by www.ziaraat.com

بنتا ہے جب پیکر کوئی
کہتا ہے کون اس وقت کن
افکار کا سونا بنا
الفاظ کی روئی نہ دھن
اس پر میرا ایمان ہے
آتا ہے مجھ کو ایک گن
مولا علی مشکل کشا
جس کو لیا خالق نے چن
ہاں اے عدوئے مرتضیٰ
حیدر کا تو ہمسر دکھا
جس کو خدا بندہ کہے
بندے کہیں جس کو خدا
حق ایلیا حق ایلیا
حق ایلیا

یہ این و آں یہ خشک و تر
یہ رنگ و بو شام و سحر

ویران ہوتی بستیاں
ہر سمت یہ آباد گھر
یہ غلغلے احساس کے
یہ ہاؤ ہو آٹھوں پہر
ہر دم جواں پیہم رواں
دھرتی فلک شمس و قمر
طوفاں، سمندر، آب جو
ہیرے، صدف، موتی، گہر
رستے مسافر قافلے
منزل قدم گردِ سفر
رنگ فضا، سنگ صدا
کروبیاں، جن و بشر
جو کچھ بھی ہے کونین میں
مولا کی ہے خیراتِ در
سب کچھ اسی کے فیض سے
سب کا وہی ہے چارہ گر
جب اس کا در بجنے لگا

Presented by www.ziaraat.com

سارا جہاں سجنے لگا
قرآن میں پڑھ ہل اتی
صلے علیٰ صلے علی
حق ایلیا، حق ایلیا
حق ایلیا

اے خطۂ ارضِ عرب
کر یاد تو تیرہ رجب
انوارِ کعبہ در نبی
ہم شکل یزداں کے سبب
خالق کے گھر اترے بشر
ہوتا ہے یوں دنیا میں کب؟
بت بھی اسے سجدہ کریں
لوگو یہ ہے بندہ عجب
اوصاف مثل کبریا
سیرت میں بھی اعلیٰ نسب
جب تک نہ دیں احمد زباں

اس وقت تک کھولے نہ لب
اس بندۂ رب کے لیے
کہتا ہے خود بندوں کا رب
اس کی رضا میری رضا
اس کا غضب میرا غضب
میرے نبی کا آسرا
کوئی نہیں اس کے سوا
اب تو بھی ہو وقف دعا
حق ایلیا حق ایلیا
حق ایلیا

جھولے میں اک طفلِ حسیں
سویا ہوا ہے نازنیں
بنتِ اسد کا لاڈلا
عالم کا تنہا مہ جبیں
جھک جھک کے دیکھے آسماں
رک رک کے پہچانے زمیں

Presented by www.ziaraat.com

دہکا ہے رنگ لعل لب
مہکی ہے زلف عنبریں
آنکھیں گلابی جھیل ہیں
چہرہ رخ دین مبیں
اژدر کی پھنکاریں سنو
ٹھہرو ہوئی آہٹ کہیں
پھیلا عدوئے مرتضٰی
آیا جو جھولے کے قریں
اٹھا وہ دستِ کبریا
اژدر ہوا ٹکڑے نہیں
عالم پہ سکتہ چھا گیا
ہر شخص ہے سہما ہوا
بوجہل کو کہنا پڑا
حق ایلیا، حق ایلیا
حق ایلیا

ہجرت کی شامِ پر خطر
بھائی کی چادر اوڑھ کر

سویا ہے کتنے چین سے
جاں دادۂ خیر البشر
دیکھا خمارِ خواب میں
منہ چومنے آئی سحر
اعداء کے گھیرے میں مکاں
دشمن کے قبضے میں ہے گھر
منظر سے ہے ظاہر ابھی
تیغوں سے برسیں گے شرر
لیکن یہ منظر چھوڑ دو
آؤ ذرا دیکھیں ادھر
پیغمبری ہے مطمئن
بستر پہ ہے شیر ببر
لپٹا ہے اپنی اصل سے
شاخِ شجاعت کا ثمر
اس سمت خوف وحزن سے
رویا نبیؐ کا ہم سفر
سرورؐ کو کچھ یاد آ گیا

Presented by www.ziaraat.com

کہنے لگے یوں مصطفیٰ
کیوں بے محل رونے لگا
آ تجھ پہ دم کر دوں دعا
حق ایلیا، حق ایلیا
حق ایلیا

اک اور منظر دیکھنا
اب سوئے خیبر دیکھنا
بغض وحسد کے روپ میں
مرحب کے تیور دیکھنا
ہیں سرنگوں بیٹھے ہوئے
اصحابِ سرور دیکھنا
رہ رہ کے احمد کا وہاں
اپنا مقدر دیکھنا
آیا سوارِ کہکشاں
اترا وہ حیدر دیکھنا
اک پل میں اب اڑتا ہوا

اک آہنی در دیکھنا
سہمی زمیں اوڑھے ہوئے
جبریل کے پر دیکھنا
آتا ہے کتنے ناز سے
نفسِ پیمبرؐ دیکھنا
سلمان کہتے تھے ادھر
لوگو ہنرور دیکھنا
کیسے چلی تیغِ علی
مردوں کے جوہر دیکھنا
حیدر کی مٹھی میں ذرا
مرحب کا بھی سر دیکھنا
کہتے تھے اس دم مصطفیٰ
یہ ہے پیامِ کبریا
جب بھی ہو دکھ کا سامنا
واجب ہے تم پر یہ صدا
حق ایلیا، حق ایلیا
حق ایلیا

Presented by www.ziaraat.com

معراج کی شب آ گئی
ہر سو خموشی چھا گئی
جاگو ذرا اے مصطفیٰ
دیکھو سواری آ گئی
طے ہو چکیں سب منزلیں
روحِ امم لہرا گئی
آیا حجابِ آخری
ساری فضا چرا گئی
چپ چپ ہے حق کا نبیؐ
قسمت کہاں ٹھہرا گئی
یہ ساتھ ہے دیکھا ہوا
انگشت ہی بتلا گئی
پردے کے اندر کون ہے؟
لہجے کی رو سمجھا گئی
ابھری صدائے آشنا
عقدے کئی سلجھا گئی
پوچھا نبیؐ نے ماجرا

آئی صدائے کبریا
اے وارثِ بزمِ کساء
یہ کون ہے بوجھو ذرا
بولے جواباً مصطفیٰ
حق ایلیا، حق ایلیا
حق ایلیا

یاد آ گیا کچھ برمحل
سوئے غدیر خم بھی چل
یہ قافلہ کیوں رک گیا؟
پڑنے لگا کیسا خلل؟
اترا ہے کیوں روح الامیں؟
کیوں تھم گیا ہر ایک پل؟
پالان کے منبر پہ کیوں؟
ابھری اذاں اے دل سنبھل
کہتا ہے کون اس دشت میں
حی علیٰ خیر العمل

Presented by www.ziaraat.com

سن لے زبانِ نور سے
توحید کی تازہ غزل
وہ دے رہے ہیں مصطفٰیؐ
پیغامِ رب لم یزل
حیدر ہے میرا جانشیں
حیدر مری محنت کا پھل
یہ محورِ ارض و سما
نبیوں کا یہ عقدہ کشا
آدم کا پہلا مدعا
نوحِ نجی کا آسرا
یعقوب کے دل کی دعا
یہ حسن یوسف کی بقا
یہ ابن مریم کی شفا
یہ صدرِ بزمِ اتقیاء
یہ قاطع ظلم و وبا
یہ منزلِ حق آشنا
یہ بندۂ غائب نما

یہ آدمی کا ارتقا
یہ فصل گل موج صبا
یہ ساقیِ حوضِ ولا
یہ ماہ و انجم کی ضیاء
یہ دشمنِ حق کی قضا
یہ سرِ حق کی ابتداء
یہ رازدارِ انما
یہ حوصلوں کی انتہا
یہ صبر میں ڈھالا ہوا
یہ موت کا پالا ہوا
یہ خلد کا سلطاں سدا
یہ دافع قحط و وبا
یہ شافع روزِ جزا
یہ جنگ میں کہسار سا
یہ آئنہ اعمال کا
یہ سو مرض کی اک دوا
یہ کشتیوں کا ناخدا

Presented by www.ziaraat.com

یہ سازِ حق سوزِ نوا
یہ مرکزِ حسنِ وفا
یہ رازِ نطق تحتِ با
یہ لختِ دل عمران کا
ہر اک کا مولا بن گیا
اب مجھ پہ بھی واجب ہوا
حق ایلیا حق ایلیا
حق ایلیا
حق ایلیا

شبیرؑ

شبیر کربلا کی حکومت کا تاجدار
انساں کا ناز، دوشِ نبوت کا شہسوار
ہے جس کی ٹھوکروں میں خدائی کا اقتدار
جس کے گداگروں سے ہراساں ہے روزگار
جس نے زمیں کو عرش مقدر بنا دیا
ذروں کو آفتاب کا محور بنا دیا

وہ جس کی بندگی میں سمٹتی ہے داوری
کھولے دلوں پہ جس نے رموزِ دلاوری
لٹ کر بھی کی ہے جس نے شریعت کی یاوری
جس نے سمندروں کو سکھائی شناوری
وہ جس کا غم ہے ابر کی صورت تنا ہوا
صحرا ہے رشک موجۂ کوثر بنا ہوا

Presented by www.ziaraat.com

جس کے غلام اب بھی سلیماں سے کم نہیں
جس کا مزار خلد کے ایواں سے کم نہیں
جس کا مزاج وعدۂ یزداں سے کم نہیں
جس کی جبیں لطافت قرآں سے کم نہیں
وہ جس کی پیاس چشمۂ آبِ حیات ہے
وہ جس کا نام آج بھی وجہِ نجات ہے

وہ کہکشاں جبیں وہ ذبیح فلک مقام
جس نے کیا ضمیرِ انا میں سدا قیام
جس نے جبینِ عرش پہ لکھا بشر کا نام
جس کی سخاوتوں کو سخاوت کرے سلام
نوکِ سناں کو رتبۂ معراج بخش دے
جو دست دو فلک کا حسیں تاج بخش دے

کنکر کو دُر بنائے کہاں کوئی جوہری
ایجاد کی حسین نے یہ کیمیا گری
بخشی ہے یوں بشر کو ملائک پہ برتری
بچوں کو ایک پل میں بناتا گیا جری
وہ جس کے شک کو حق کا قرینہ سکھا دیا
جس نے بشر کو مر کے بھی جینا سکھا دیا

جو میر کاروانِ مودت ہے وہ حسینؑ
جو مرکزِ نگاہ مشیت ہے وہ حسین
جو رازدارِ کنزِ حقیقت ہے وہ حسین
جو تاجدارِ ملکِ شریعت ہے وہ حسین
وہ جس کا عزم آپ ہی اپنی مثال ہے
جس کی "نہیں" کو "ہاں" میں بدلنا محال ہے

مولاؑ تو جی رہا ہے عجب اہتمام سے
سمجھے ہیں ہم خدا کو بھی تیرے کلام سے
کرنیں وہ پھوٹتی ہیں سدا تیرے نام سے
کرتے ہیں تیرا ذکر سبھی احترام سے
پایا ہے وہ مقام ابد تیرے نام نے
آیا نہ پھر یزید کوئی تیرے سامنے

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ

صبا کا سینہ بنے سفینہ ذرا طبیعت رواں دواں ہو
ہوا میں خوشبو کے دائرے ہوں، خلا میں کرنوں کا سائباں ہو
زمیں زمرد اگل رہی ہو، گلاب گلنار آسماں ہو
ہر ایک کونپل کنول اچھالے، کلی کلی کنزِ کن فکاں ہو
چمن کے سینے پہ فصلِ گل کا نشاں باندازِ کہکشاں ہو
جبین کونین پنجتن کے کرم سے فردوسِ انس و جاں ہو
سبھی سمندر ہوں میرے بس میں شجر شجر میرا رازداں ہو
درود کی انجمن سجاؤں، دہن میں جبریل کی زباں ہو
خیال ہو سلسبیل جیسا، جلو میں لفظوں کا کارواں ہو
چمن سجاؤں میں ہل اتی کا محبتوں سے بھرا جہاں ہو

کہیں قبیلہ ہو اولیاء کا، کہیں پہ بہلول کی دکاں ہو
بچھا کے مسند بشارتوں کی دلوں پہ ادراک مہرباں ہو
میں اپنی سوچوں کو آبِ کوثر میں غسل دے دوں تو امتحاں ہو
پڑھوں میں تسبیح فاطمہؑ جب تو کعبۂ فکر میں اذاں ہو
اگر یہ سب کچھ ملے تو مدحِ شہنشہِ مشرقین لکھوں
حیا کی تختی پہ اپنی پلکوں سے پھر میں لفظ حسین لکھوں
حسینؑ کیا ہے؟ خیال خیمہ، خلوص خامہ، خرد خزانہ
حسینؑ کیا ہے، زبانِ وحدت پہ انما کا حسیں ترانہ
حسینؑ کیا ہے، ضمیر زمزم، خمیر کوثر، کرم نشانہ
حسینؑ کیا ہے تمام نبیوں کے دین محکم کا آب و دانہ
حسین کیا ہے محیط عالم، مشیر مرسل، مہ زمانہ
حسین کیا ہے تھکے ہوئے دیں کے درد کا آخری ٹھکانہ
حسین کیا ہے؟ خلوص پرور مشیتوں کا حسیں گھرانہ
حسین کیا ہے؟ تمام غیرت کی ایک آوازِ غازیانہ
حسین کیا ہے، یزیدیت کے بدن پہ عبرت کا تازیانہ
حسین وہ ہے کہ جیت جس کو ادب سے جھک کر سلام کر لے
حسین وہ ہے جو نوکِ نیزہ پہ خود خدا سے کلام کر لے

Presented by www.ziaraat.com

حسین اب بھی سمجھ رہا ہے یزیدیت کے سبھی اشارے
حسین اب بھی لہو سے سیراب کر رہا ہے فلک کنارے
حسین اب بھی سجا رہا ہے زمیں پہ شمس و قمر ستارے
حسین اب بھی بدل رہا ہے ستم کی طغیانیوں کے دھارے
حسین اب بھی سنا رہا ہے سناں پہ قرآں کے درد پارے
حسین اب بھی سنبھل سنبھل کے بچا رہا ہے سبھی سہارے
حسین اب بھی لٹا رہا ہے نبیؐ کے دیں پر سجل دلارے
حسین اب بھی یہ چاہتا ہے کہ مشکلوں میں کوئی پکارے
یزیدیوں کو یہ وہم کیوں ہے کہ صرف اک دن حساب ہوگا
حسین سے جو جہاں بھی الجھے وہیں پہ خانہ خراب ہوگا

مناظرہ زمین و آسماں

اک دن بڑے غرور سے کہنے لگی زمیں
آیا مرے نصیب میں پرچم حسینؑ کا
مہتاب نے کہا میرے سینے کے داغ دیکھ
ہوتا ہے آسماں پہ بھی ماتم حسینؑ کا

پھر آسماں نے ہنس کے کہا حیثیت نہ بھول
تو اوجِ عرش و کرسی و لوح و قلم نہیں
جب سے جبینِ سبط نبی مجھ پہ خم ہوئی
اس دن سے میں بھی عرشِ معلیٰ سے کم نہیں

کہنے لگا فلک کہ ذرا دیکھ اے زمیں
میری بلندیوں کی تو محتاج ہو گئی
صرف ایک شب کو آئے تھے اس سمت مصطفیٰ
وہ شب جہان میں شب معراج ہو گئی

Presented by www.ziaraat.com

چھیڑا ہے تذکرہ شبِ معراج کا تو سن
میرا خیال ہے کہ تیری بھول بڑھ گئی
نعلین مصطفیٰ کی قسم، منصفی تو کر
تجھ سے تو مرتبے میں میری دھول بڑھ گئی

تو جن کے فیض سے ہے منور وہ نور زاد
سارے ازل کے دن سے مری اپنی حد میں ہیں
پہلے تو میں خلا کا اڑاتی رہی مذاق
شمس و قمر بھی اب مرے بیٹوں کی زد میں ہیں

بیٹوں کی تربیت پہ بہت ناز بھی نہ کر
کچھ دن میں ہیں سخی، کئی کنجوس بھی تو ہیں
کہنے لگی زمیں کہ ستاروں کو بھی تو دیکھ
کچھ ان میں نیک ہیں کئی منحوس بھی تو ہیں

یہ شہرِ کہکشاں یہ مہ و مہر کے دیار
آ دیکھ تو سہی مرے دامن میں کیا نہیں؟
کہنے لگی زمیں سرِ تسلیم خم، بجا!
سب کچھ ہے تیرے پاس مگر کربلا نہیں

وہ دن بھی تھے کہ جب مری وسعت کے آس پاس
رہتا تھا مرکب شہِ کونین یاد کر
اتنی سی بات پر تجھے اتنا غرور ہے
کھیلے ہیں میری خاک پہ حسنین یاد کر

کر یاد تیرے پاس ہی جھولے کے روپ میں
جبریل لے کے آئے عماری حسین کی
تو بھی تو یاد کر کہ زمیں پر بروزِ عید
ختم رسل بنے تھے سواری حسین کی

سن اے عدوئے امن و سکوں دشمنِ بشر
تو ایک بوجھ بن گئی نبیوں کی جان پر
عیسیٰ نے ایک عمر سہے ہیں تیرے ستم
آخر سکوں ملا ہے اسے آسمان پر

اے انتظار گاہِ امامِ جہاں نہ چھیڑ
جھوٹی شکن نہ ڈال منور جبین پر
آنے دے میرے آخری وارث کو ایک بار
عیسیٰ کو پھر اترنا پڑے گا زمین پر

Presented by www.ziaraat.com

کہنے لگا فلک کہ زباں کو لگام دے
پہلے بھی تیری ضد کا ستایا ہوا ہوں میں
ہر سو محیط ہیں میری سرحد کی وسعتیں
تجھ پر ازل کی صبح سے چھایا ہوا ہوں میں

گستاخیاں فضول ہیں میرے حضور میں
اب کیا کہوں کہ تو تو بڑا بدمزاج ہے
تو جن کی خاک تک بھی نہ اڑ کر پہنچ سکے
ان سرحدوں پہ بھی مرے ابا کا راج ہے

آخر فلک نے جھک کے زمیں کو کیا سلام
اللہ رے یہ شعور یہ صورت جہاں کی ہے
کس نے سکھائی ہیں تجھے حاضر جوابیاں
کیا شجرۂ نسب ہے ترا تو کہاں کی ہے

کہنے لگی زمیں کی فلک جی خطا معاف
اب ٹھیک ہو گئی ہے طبیعت جناب کی
کافی ہے اس قدر ہی مرا شجرۂ نسب
ادنیٰ سی اک کنیز ہوں میں بو تراب کی

حسینؑ اور کربلا

حسینؑ

تجھ پر میرا سلام ہو اے دشتِ بے گیاہ
میری محبتوں کی عقیدت وصول کر
آیا ہوں رفعتوں کی تمنا لیے ہوئے
میرا خلوص میری دعائیں قبول کر

کربلا

اے اجنبی ٹھہر مجھے اتنی دعا نہ دے
پہلے بھی میری خاک ہے نبیوں سے شرمسار
میری حدوں سے جلد گزر جا باحتیاط
میں کربلا ہوں میری تباہی سے ہوشیار

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ

تیرے اجاڑ پن کا میرے پاس ہے علاج
تجھ کو خبر نہیں کہ میں عیسیٰ کا ناز ہوں
میں نے تو بچپنے میں فرشتوں کو پر دیے
اپنا مرض بتا میں بڑا کارساز ہوں

کربلا

میری رگوں میں ہانپتی رہتی ہے شب کو موت
دن کو میری فضا میں برستی ہیں بجلیاں
شام و سحر بلاؤں کے مسکن ہیں ہر طرف
ہر سو بکھر رہی ہیں ہواؤں کی ہچکیاں

حسینؑ

وہ لوگ انبیاء تھے مگر میں امام ہوں
ممکن نہیں کہ دید کے بدلے شنید لوں
تجھ کو سنوارنے کی تمنا بھی ضد بھی ہے
اب طے یہ ہو چکا ہے تجھے میں خرید لوں

کربلا

مجھ کو سنوارنے کی تمنا ہے گر تو سن
اتنا لہو تو ہو کہ میں جس سے سنور سکوں
روزِ ازل سے ہے میری قسمت بجھی ہوئی
کیا کچھ ہے تیرے پاس میں جس سے نکھر سکوں

حسینؑ

میں وہ ہوں جس کو صرف تباہی سے پیار ہے
میرے ہی دم سے عرضِ تولا بنے گی تو
میں اس طرح پڑھوں گا یہاں آخری نماز
رتبے میں مثلِ عرشِ معلیٰ بنے گی تو

کربلا

ممکن نہیں کہیں پہ بھی یہ کیمیا گری
جو فرشِ بے رِدا کو کوئی تاج بخش دے
ایسا کوئی بشر نہیں دیکھا جو اس طرح
ذروں کو چھو کے عرش کی معراج بخش دے

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ

اے نینوا اداس نہ ہو حوصلہ نہ ہار
لایا ہوں تیرے واسطے پیغامِ زندگی
میں خود اجڑ کے تجھ کو بساؤں گا اس طرح
تیری سحر بنے گی میری شامِ زندگی

کربلا

میرا یہ مشورہ ہے مسافر پلٹ ہی جا
شاید تجھے خبر نہیں میرے جنون کی
گرمی سے جاں بلب ہیں تیرے قافلے کے لوگ
لیکن میری رگوں میں ضرورت ہے خون کی

کربلا

ڈھونڈے گا آسماں تیرے ذروں کی نکہتیں
تجھ کو عطا کروں گا وہ پوشاک دیکھنا
میرے لہو سے تجھ کو ملے گا وہ مرتبہ
خاکِ شفا بنے گی میری خاک دیکھنا

کربلا

دعویٰ نہ کر کہ مجھ کو بسانا محال ہے
ایسا کوئی جہان میں پیدا نہیں ہوا
ہر فرد کو تلاشِ مسرت ہے دہر میں
کوئی تباہیوں کا تو شیدا نہیں ہوا

حسینؑ

اے خاکِ بے ثمر میرا اعجاز دیکھنا
اک بار میرے ساتھ ذرا مسکرا کے دیکھ
ضامن ہوں تجھ کو خلد سے بڑھ کر بساؤں گا
اے خطہ اداس مجھے آزما کے دیکھ

کربلا

آئے تھے لوگ مجھ کو بسانے کے شوق میں
اک پل میں سب کے صبر کے ساغر چھلک گئے
تو تازہ دم سہی مگر اتنا خیال کر
میری اداسیوں سے پیمبر بھی تھک گئے

Presented by www.ziaraat.com

حسینیتؑ

مرا عقیدہ ہے بعد محشر فلک پہ یہ اہتمام ہوگا
مرے خیالوں سے بھی زیادہ وسیع تر اک مقام ہوگا
عقیدتوں کے چمن کھلیں گے، مسرتوں کا نظام ہوگا
گلوں کو نسبت علی سے ہوگی کلی پہ زہراؑ کا نام ہوگا
ولائے حبِ علیؑ کی برسات کا عجب لطف عام ہوگا
یہ انبیاء سب وزیر ہوں گے، تو صدر میرا امام ہوگا
مشیر معصومیت کے پالے، کہ عدل سے جن کو کام ہوگا
محبتوں کی ہوا چلے گی ہوا میں حق کا پیام ہوگا
کہیں پہ زہرا کے پاسبانوں میں ایک فِضّہ کا نام ہوگا
کہیں درِ قصرِ بنتِ زہرا پہ سجدۂ صبح و شام ہوگا
مرا عقیدہ نہیں ہے جھوٹا یقیں ہے یہ اہتمام ہوگا
یہ عکس ہے ایک سلطنت کا، حسینیتؑ جس کا نام ہوگا
بہشت میراث جو نہیں ہے کہ گردِ راہِ شہ نجفؑ ہے
مگر منافق کا کیا ٹھکانہ، نہ اس طرف ہے نہ اس طرف ہے

کہیں پہ باقر علوم بانٹیں گے علم کا لطف عام ہوگا
کہیں پہ جعفر کے گرد اہلِ خلوص کا اژدہام ہوگا
کہیں پہ موسیٰ رضا کی جانب سے مومنوں کو سلام ہوگا
کہیں جنابِ علی رضا سے کسی پیمبر کو کام ہوگا
کہیں تقی بزمِ اتقیاء کا سلام لیں گے کلام ہوگا
کہیں نقی مسند نقاوت پہ وقف الطاف عام ہوگا
کہیں حسن عسکری کی محفل میں ذکر خیرالانام ہوگا
کہیں کسی تخت پر مرے چودھویں علی کا قیام ہوگا
کہیں پہ نعرے علی علی کے کہیں درود و سلام ہوگا
ہر ایک میکش کے ہاتھ میں سلسبیل و کوثر کا جام ہوگا
مگر تبرہ کیے بغیر اس کو منہ لگانا حرام ہوگا
ہر اک عمارت خدا کی قدرت کا ایک نقشِ دوام ہوگا
کہیں محمد کی مسکراہٹ، کہیں علی کا کلام ہوگا
کہیں حسن کی حسین صورت پہ زائروں کا سلام ہوگا
کہیں پہ مظلومِ کربلا کے جلوس کا اہتمام ہوگا
کہیں پہ سجاد کی سواری کا ذہن میں احترام ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

گلی گلی میں اسی کا پرچم، اسی کا سجدہ جبیں جبیں ہے
قدم قدم پر سبیل اس کی نظر نظر میں وہی مکیں ہے
ہوا ہوا میں اسی کے نوحے وہی تصور خلا نشیں ہے
اسی کا ماتم ہے آگ پر بھی، اسی کا غم خلد کا امیں ہے
فلک فلک پر لہو اسی کا، اسی کی مجلس زمیں زمیں ہے
حسینیت کو مٹانے والو حسینیت اب کہاں نہیں ہے؟

جہاں بھی ظالم حکومتیں تھیں وہاں وہ مظلوم چھا گیا ہے
وہ تیرگی کی ردا پہ اپنے لہو سے موتی سجا گیا ہے
کٹے ہوئے سر سے نوکِ نیزہ پہ بھی وہ قرآں سنا گیا ہے
بس ایک پل میں زمیں کو چھو کر کوئی معلیٰ بنا گیا ہے
جہاں جہاں کل یزیدیت تھی حسینیت اب وہیں وہیں ہے
حسینیت کو مٹانے والو حسینیت اب کہاں نہیں ہے

آدم اور حسینؑ

آدم کی ذات مرکزِ ایمان بھی نہیں
آدم کا نطق محورِ قرآن بھی نہیں
آدم خطا کرے، کوئی نقصان بھی نہیں
شبیر میں خطا کا تو امکان بھی نہیں
ادنیٰ سی شان دیکھ شہِ مشرقین کی
آدم بہشت میں بھی رعیت حسین کی

آدم کو فرق امرونہی کی خبر نہیں
آدم ابو البشر ہے ضمیرِ بشر نہیں
آدم شب سیہ میں دلیلِ سحر نہیں
آدم صفی ضرور ہے اوصاف گر نہیں
آدم نبی ہے، صاحبِ عزو وقار ہے
لیکن حسین دوشِ نبی کا سوار ہے

Presented by www.ziaraat.com

آدم خدا کا نور نہیں تھا، حسین ہے
آدم خطا سے دور نہیں تھا، حسین ہے
آدم شعاعِ طور نہیں تھا، حسین ہے
آدم مرا غرور نہیں تھا، حسین ہے
آدم تراب ہے، یہ دلِ بوتراب ہے
وہ نقشِ گل یہ محورِ صد آفتاب ہے

نوح اور حسینؑ

رتبے میں ہو نبی تو وہی شان چاہیے
اب نوح کو نجات کا سامان چاہیے
کشتی ہو، بادباں ہو، نگہبان چاہیے
کشتی کے تیرنے کو بھی طوفان چاہیے
لیکن یہ معجزہ ہے شہِ مشرقین کا
خشکی پہ تیرتا ہے سفینہ حسین کا

بے شک مزاجِ نوح کا تو حوصلہ بھی دیکھ
طوفانِ غم سے اس کو الجھتا ہوا بھی دیکھ
لیکن سوئے فرات و سرِ کربلا بھی دیکھ
یہ صبر و ضبط والیِ ارض و سما بھی دیکھ
دیکھے یہ صبر و ضبط تو یزداں بھی رو پڑے
وہ پیاس ہے کہ نوح کا طوفاں بھی رو پڑے

Presented by www.ziaraat.com

اب نوح کے پسر کی بغاوت بھی دیکھیے
اپنے لہو میں فرقِ حرارت بھی دیکھیے
لیکن میرے حسین کی عظمت بھی دیکھیے
تاثیرِ تربیت کی یہ صورت بھی دیکھیے
میدانِ حرب و ضرب میں کیا نام کر گیا
ننھا سا شیر خوار بڑا کام کر گیا

ابراہیم اور حسینؑ

انصاف چاہتا ہوں میں، دنیا کے ممتحن
صبرِ خلیل کے بھی سبھی زاویے تو گن
لیکن سکونِ شاہ بھی دیکھ امتحاں کے دن
سب کچھ لٹا کے بھی مرا مولا ہے مطمئن
اکبر وہ سو رہا ہے، یہ اصغر کی قبر ہے
شبیر چپ کھڑے ہیں، یہ معیارِ صبر ہے

بے شک ترے نبی کا مقدر چمک گیا
بیٹے کو لے کے موت کی سرحد تلک گیا
آنکھیں تھیں بند، پھر بھی کلیجہ دھڑک گیا
تیرا خلیل ایک ذبیحہ پہ تھک گیا
کتنے حسین، کتنے جواں کیا صبیح تھے
میرے خلیل کے تو بہتر ذبیح تھے

Presented by www.ziaraat.com

اس سمت اک نبی کا ارادہ اٹل نہیں
اس سمت وہ عمل کہ گھڑی کا خلل نہیں
بیٹے کی لاش دیکھ کے ماتھے پہ بل نہیں
برچھی کو کھینچنے کے لیے ہاتھ شل نہیں
برچھی کھنچی تو نبض زمانے کی رک گئی
آنکھیں اٹھیں تو موت کی گردن بھی جھک گئی

یعقوبؑ اور حسینؑ

یعقوب کے لیے تو خدا کارساز تھا
گیارہ ثمر تھے، پھر بھی نہ دل سرفراز تھا
یعقوب کو بس ایک ہی یوسف پہ ناز تھا
لیکن حسینؑ کا بھی عجب امتیاز تھا
اس شجرۂ عظیم کے کیا برگ و بار تھے
اکبر کے حسن پر کئی یوسف نثار تھے

پیری سے جب پسر کی جوانی بچھڑ گئی
اشکوں کی اک جھڑی تھی کہ پلکوں پہ اڑ گئی
دردِ فراق کی وہ سناں دل میں گڑ گئی
اللہ کے نبی کی نظر ماند پڑ گئی
لیکن حسین تجھ پہ فنا کارگر نہ تھی
بیٹوں کی موت پر بھی تری آنکھ تر نہ تھی

Presented by www.ziaraat.com

موسیٰ اور حسینؑ

موسیٰ کلیمِ وقت تھا، محبوبِ خاص و عام
قائم تھا اس کا بھی یدِ بیضا سے احترام
ہاں اک عصا بھی تھا جو بنا تیغِ بے نیام
لیکن جو نور طور پہ اس سے تھا ہم کلام
وہ نورِ پنجتن تھا، رہِ مستقیم تھا
شبیر اس کا پانچواں جزوِ عظیم تھا

عیسیٰ اور حسینؑ

عیسیٰ بھی ہے خدا کا بڑا مقتدر نبی
بخشی ہے اس کی سانس نے مردوں کو زندگی
لیکن حسینؑ کس سے بیاں ہو یہ برتری
عیسیٰ ہے تیرے آخری نائب کا مقتدی
جس خاک پر حسین تو سجدہ ادا کرے
اس خاک سے مسیح بھی حاصل شفا کرے

Presented by www.ziaraat.com

محمدؐ اور حسینؑ

سن لو حدیثِ ختمِ رسل پیکرِ حشم
لوگو یہی حسینؑ ہے ہم سے اسی سے ہم

ہر چند بے مثال نبی ہیں شہِ امم
لیکن خطا معاف یہ آگے ہے دو قدم

رکھی بنائے دیں شہ بدر و حنین نے
لیکن کیا ہے دیں کو مکمل حسین نے

علیؑ اور حسینؑ

دوشِ نبیؐ کہاں، یہ سناں کی فضا کہاں؟
بستر کہاں نبی کا، یہ دشتِ بلا کہاں؟
غیظ و غضب کہاں وہ یہ دستِ دعا کہاں؟
خندق کہاں، یہ رزم گہِ کربلا کہاں؟
پیاسے کا نام ایک ہی سجدے سے چڑھ گیا
بیٹے کا وار باپ کی ضربت سے بڑھ گیا

Presented by www.ziaraat.com

بتولؑ اور حسینؑ

صورت اگر ہے عرض تو جوہر ہیں خدوخال
جس طرح سے ہے ذہن "صدف" اور گہر خیال
شبیر و فاطمہؓ میں بھی بہتر ہے یہ مثال
معدن ہیں فاطمہ تو گہر فاطمہ کا لال
بیٹے کی تربیت ہے سدا والدین سے
پرکھا گیا بتول کو اکثر حسین سے

حسنؑ اور حسینؑ

اب فرق بھائیوں کا خیالوں میں کیا ہو بند
وہ بھی فلک نشیں ہے تو یہ بھی بہت بلند
لیکن بقدرِ شوق یہ کہتا ہوں حرف چند
وہ روحِ انقلاب، حسین عافیت پسند
جس طرح کی بہار کو نسبت چمن سے ہے
نسبت وہی حسین کو اپنے حسن سے ہے

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ

عباس چرخ پر مہ کامل کا نام ہے
عباس بحرِ شوق کے ساحل کا نام ہے
عباس ضبطِ درد کے حاصل کا نام ہے
عباس کارواں نہیں، منزل کا نام ہے
قرآن جب حسینؑ بنا، دین بن گیا
عباس اس میں سورۂ یٰسین بن گیا

عباس بے مثال دلاور کا نام ہے
عباس بحرِ حق کے شناور کا نام ہے
عباس دیں کے درد کے یاور کا نام ہے
عباس صبحِ صبر کے خاور کا نام ہے
خالق تو لاشریک ہے اجرِ شوال دے
عباس کی وفا کی بھی کوئی مثال دے

عباس اہلِ تیغ بھی اہلِ قلم بھی ہے
عباس وقفِ غم بھی علاجِ الم بھی ہے
عباس دل کا ناز بھی دیں کا بھرم بھی ہے
عباس تاجدارِ صریر و علم بھی ہے
عباس کا کرم ہے خزانہ بہار کا
عباس کا غضب ہے غضب کردگار کا

عباس حسنِ دینِ پیمبرؐ کی آبرو
عباس کی وفا کا تسلط ہے کوبکو
باطل کے سامنے ہو یہ کیونکر نہ سرخرو؟
اسلام کی رگوں میں ہے عباس کا لہو
جب بھی کسی جری کو حسینؑ تخت وتاج دے
عباس کی وفا کو زمانہ خراج دے

عباس حرب وضرب کی دنیا کا تاج ور
عباس دینِ حق کے لیے مژدۂ سحر
کھلیے نہ کیوں قضا کے سلاسل سے بے خطر
عباس پنجتن کی دعاؤں کا ہے اثر
اس کو جھکا سکے گا کوئی کیسے فرش پر
عباس کے علم کا پھریرا ہے عرش پر

Presented by www.ziaraat.com

توقیرِ بابِ علم و فقیہِ فلک مقام
تاثیرِ دستِ حیدر و تزئینِ صبح و شام
ادراکِ انبیاء میں دھڑکتا ہوا کلام
پانی سے بے نیاز ہے عباسِ تشنہ کام
عباس ہے انا کا سمندر بنا ہوا
دریا تو شرم سے ہے زمیں پر بچھا ہوا

قصرِ شعورِ دیں میں ہے عباس وہ چراغ
جس کے مقابلے میں ہے سورج بھی داغ داغ
عباس کی مہک سے مہکتا ہے جاں کا باغ
شبیر دل ہی دل ہے تو عباس ہے دماغ
اس کی عطا سے نبضِ مودّت رواں ہوئی
عباس کے کرم سے شریعت جواں ہوئی

چہرہ ہے یا فلک پہ چمکتا ہے آفتاب
نقشِ قدم کی خاک میں چھپتا ہے انقلاب
عباس کی رگوں میں جو ابھرا ہے اضطراب
سہمی ہوئی ہے موت تہِ سایہء رکاب
عباس جب بھی اذنِ روانی عطا کرے
دریا مچل کے شکر کے سجدے ادا کرے

جرات کی ابتدا بھی یہی انتہا بھی ہے
عباس دو جہاں میں مرا آسرا بھی ہے
تاثیر التماس دعا بھی' دعا بھی ہے
بندہ بھی رب کا ہے یہی ربِ وفا بھی ہے
ہے دیں اسی کے در کا نمازی بنا ہوا
ہو کر شہید بھی یہ ہے غازی بنا ہوا

Presented by www.ziaraat.com

صفین

دُخترِ برقِ رنج و محسن بن کے تن ہر بدن میں اجل کی اگن گھول دے
لشکروں کا جگر چیر، مستی میں آ، زلزلوں کی طرح گھن گھن گھول دے
منکروں کے لہو کی ہر اک موج میں اپنے ماتھے کی ہر اک شکن گھول دے
اپنے اعداء کے سر آسماں پر اڑا، آبِ دجلہ میں ان کے کفن گھول دے
دیکھ بزمِ شجاعت کا ہر تاجور، تیرے نزدیک ہے اور مرے پاس ہے
یوں لڑیں، دشمنوں کو گماں تک نہ ہو، یہ علی لڑ رہا ہے کہ عباس ہے

میمنہ میں اتر، میسرہ سے ابھر، قلبِ لشکر پہ بجلی گرا جھوم کر
دشمنانِ علیؑ کے پرخچے اڑا، ان کی لاشوں کو دوزخ کا مقسوم کر
اب نقابیں الٹ کر پلٹ دے صفیں، ہر منافق کا شجرہ بھی معلوم کر
بن کے زہرِ اجل آج میداں میں ڈھل میرے بابا کے نقشِ قدم چوم کر
دیکھ سستی نہ کر موت کی ہم سفر ہر طرف سے دعاؤں کی برسات ہے
تیری ہر ضرب پر آج خیبر شکن داد دینے کو آئے تو پھر بات ہے

سب زمینیں، شجر، بستیاں، رہگذر رقص کرتی ہوائیں، سمندر ترے
آج کی شب ستاروں کے سب ذائقے، جگنوؤں کی قطاروں کے اندر ترے
موت کی دیویاں ہیں کنیزیں تری، زندگی کے سجیلے سکندر ترے
تیرے خالق کی نصرت ترے ساتھ ہے اور دعا گو ہمارے قلندر ترے
چھین لے دشمنوں کی یہ بینائیاں روزِ روشن میں نازل سیہ رات کر
زندگی کیا ہے خود موت پاؤں پڑے آج چنگاریوں کی وہ برسات کر

سن، کسی کی نہ سن، ایک ہی دھن کو بن اور چن چن کے مغرور سر کاٹ دے
سنسناتی ہوئی سب سروں سے گزر، وار سینے پہ کر اور جگر کاٹ دے
نوک سے روک لے وقت کی گردشیں، دستِ شام و وجودِ سحر کاٹ دے
آج جبریل بھی پر بچھائے اگر، تو رعایت نہ کر اس کے پر کاٹ دے
کبریا کا غضب بن کے اترا ہوں میں میرے چہرے پہ جذبات کا رنگ ہے
میرے قبضے میں نبضیں ہیں تقدیر کی میری تاریخ کی اولیں جنگ ہے

Presented by www.ziaraat.com

ملیکۃ العرب (خدیجۃ الکبریٰ)

فلک نشاں، عرش مرتبت، کہکشاں قدم، خوش نظر خدیجہؑ
بدن صداقت ہے سر خدیجہؑ صدف شرافت، گہر خدیجہؑ
خدا کے دینِ مبیں کے زخموں کی دہر میں چارہ گر خدیجہؑ
وہ آل کی مادرِ گرامی، رسولؐ کی ہم سفر خدیجہؑ
اسی کے دم سے جہاں میں مہر و وفا کا چشمہ ابل رہا ہے
نبی کا دیں آج تک اسی محسنہؑ کے ٹکڑوں پہ پل رہا ہے

سنو اسی نے کیا مرتب نساء کا دستور حکمرانی
بڑے سلیقے سے کر گئی ہے رخِ رسالت کی پاسبانی
سنوار دی اس کی تربیت نے کچھ اس طرح حق کی نوجوانی
پیمبریؐ خود پکار اٹھی، ترا کرم، تیری مہربانی
جو تو نہ ہوتی تو کون مشکل میں دیں کی مشکل کشائی کرتا
ترے سوا کون بے نوا کبریا کی یوں ہمنوائی کرتا

جہان باطل کی ظلمتوں میں مثال شمع حرم خدیجہ
عرب کے صحرا میں چھا گئی بن کے عکسِ ابرِ کرم خدیجہ
ازل سے لے کر ابد تلک دین حق کا ہے اک بھرم خدیجہ
تمام ازواجِ انبیاء میں ہے اس لیے محترم خدیجہ
کسی کا شوہر نہیں ہے ختمِ رسل، شہِ مشرقین جیسا
نہیں ہے بیٹی بتول جیسی، نہ ہے نواسہ حسین جیسا

عرب کے راجہ کے من کی دیوی، عجم کے سلطاں کی شاہزادی
اسی کے دم سے ہوئی منور حجاز کی بے چراغ وادی
اس کی اک شاخ کے ثمر ہیں حریم حق کے تمام ہادی
کبھی مسائل کو حل کیا ہے، کبھی مصائب پہ مسکرا دی
یہ مسکرا دی تو مسکراہٹ کا نام قرآن ہو گیا ہے
اسی کا دامن بکھر کے دنیا میں آلِ عمران ہو گیا ہے

کہاں یہ ممکن ہے خود پرستی کے دور میں ہو خدا پسندی
مگر خدیجہ نے دشت زر میں بھی کی ہے عقبیٰ کی خشت بندی
یہی خدیجہؑ ہے جس کو حاصل ہے مصطفیٰ کی نیاز مندی
جو منصفی ہو تو کم نہیں ہے کسی سے رتبے کی یہ بلندی
ابھی یہ رتبہ کچھ اور اونچا بحکم رب جلیل ہوگا
بروز محشر اسی کا داماد ساقی سلسبیل ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

خدا کے محبوب کے خدوخال پر غضب کا شباب آیا
شباب آیا تو سر زمین عرب میں اک انقلاب آیا
مثال یہ ہے کہ دوپہر کی حدوں پہ جب آفتاب آیا
سوال بننے لگی رسالت تو پھر مکمل جواب آیا
پیمبریٔ جنس بے بہا تھی مگر یہ سودا بھی نقد ہوگا
درود پڑھ لو کہ مصطفیٰ کا ابھی خدیجہ سے عقد ہوگا

شفق شفق ہے زمیں کا چہرہ، فلک سے تارے اتر رہے ہیں
ہوا میں خوشبو رچی ہوئی ہے، فضا میں غنچے بکھر رہے ہیں
یہ صف بہ صف انبیاء کے جھرمٹ سبھی کے چہرے نکھر رہے ہیں
یہاں لکیریں بدل رہی ہیں، وہاں مقدر سنور رہے ہیں
قضا کی مسند پہ اب جو بیٹھا وہی جناب خلیل ہوگا
گلابیاں جو چھڑک رہا ہے وہ دیکھنا جبرئیل ہوگا

جناب یعقوب کی بصیرت تمام محفل میں بٹ رہی ہے
وہ دور، یوسف کی نوجوانی نقاب رخ سے الٹ رہی ہے
تمام عالم کی چاندنی ایک دائرے میں سمٹ رہی ہے
یہ بزم کی بزم کس لیے آج رنگ ونکہت سے اٹ رہی ہے
یہ کن کے قدموں کی خاک عیسیٰ خود اپنی آنکھوں پہ مل رہے ہیں
یہی تو ہیں جن کی دست بوسی کو انبیاء بھی مچل رہے ہیں

یہ آلِ ہاشم کا آسرا ہے یہ چشمِ انسانیت کا تارا
یہ پاسبانِ حریم وحدت یہ بحرِ انصاف کا کنارا
یہ زمزمہ خوانِ آبِ زمزم، خدا کے گھر کا اٹل سہارا
عجم کے ماتھے کا شوخ جھومر، عرب کی دھرتی کا اک دلارا
جنابِ عمراں ہے نام اس کا یہ فطرتاً مہربان ہوگا
یہ کلِ ایماں کی سلطنت کا عظیم تر حکمران ہوگا

وہ دیکھ عقد نبی کا خطبہ جناب عمراں پڑھا رہے ہیں
مزاجِ توحید وجد میں ہے تو انبیاء مسکرا رہے ہیں
ادب سے حوریں ہیں سر بہ زانو، ملک فلک کو سجا رہے ہیں
مگر مجھے اس گھڑی سقیفہ کے کھیل کچھ یاد آ رہے ہیں
اگر صداقت جناب عمراں کی حق و باطل کی حد میں ہوگی
تو یاد رکھنا کہ خود نبوت تمہارے فتووں کی زد میں ہوگی

اگر مسلماں نہیں ہے عمراں تو پھر نکاحِ رسول باطل
اگر نکاحِ رسول باطل تو دیں کا ردو قبول باطل
جو دیں کا ردو قبول باطل تو پھر فروع و اصول باطل
اگر فروع و اصول باطل تو آدمیت فضول، باطل
جسے بھی عمراں کے دیں کو تشکیک کا ہدف بنانے کا شوق ہوگا
وہ سوچ لے حشر تک اسی کے گلے میں لعنت کا طوق ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

ادھر وہ ہاشم کا لختِ دل ہے، ادھر خویلد کی آبرو ہے
ادھر ہے اخلاق کا سمندر، ادھر محبت کی آبجو ہے
ادھر ازل سے امین و صدیق، ادھر حقیقت کی جستجو ہے
یہ دونوں معصوم یوں ملے ہیں، شرف شرافت کے روبرو ہے
کھنچا ہوا ہے افق سے تا بہ افق خطِ مستقیم ایسا
کہاں ہے تصویرِ صدق ایسی کہاں ہے درِ یتیم ایسا

پیمبرؐ پر ترے کرم کی کہانیاں ہیں طویل بی بی
مگر میری زندگی کی مدت ہے ایک پل سے قلیل بی بی
کھلے ہیں جس میں کنول حیا کے تو ہے وفا کی وہ جھیل بی بی
یہ حد نہیں ہے کہ تیرے در کا غلام ہے جبرئیل بی بی
مری جبیں تیرے آستاں کے سوا کسی در پہ خم نہیں ہے
کہ تیرے نقشِ قدم کی مٹی بھی آسمانوں سے کم نہیں ہے

قصیدۂ جناب امام زین العابدین علی بن حسینؑ

وہ علی عابدؑ بنی ہاشم کی غیرت کا نشاں
جس نے اپنی پشت پر لکھی وفا کی داستاں
کاروانِ آدمیت کا امیر کارواں
جس کے قدموں کو مسلسل چومتی تھیں بیڑیاں
کیوں زباں ترسے نہ اس کی مدح خوانی کے لیے
جس کو زینب نے چنا ہو سارباانی کے لیے

وہ امامت کے صدف کا ایک تابندہ گہر
شجرۂ حق کی مقدس شاخ کا چوتھا ثمر
جس نے بانٹیں علم کے در کی شعاعیں در بدر
مسکرا دیتا تھا جو تازہ مصیبت دیکھ کر
پتھر کی بارشوں میں بھی جسے نیند آ گئی
لشکرِ باطل پہ جس کی ناتوانی چھا گئی

Presented by www.ziaraat.com

جس کی آنکھوں میں سدا رہتی تھی اشکوں کی جھڑی
ڈھونڈتی رہتی تھی جس کو امتحانوں کی گھڑی
گھوم کر ٹوٹی سرِ باطل پہ جس کی ہتھکڑی
وہ کہ جس کے حوصلوں پر خود مصیبت رو پڑی
جس جگہ بھی اس شہنشہ کے سپاہی اڑ گئے
زندگی کیا موت کے ماتھے پہ بھی بل پڑ گئے

جو مکمل کر گیا دیں کے ادھورے کام کو
جس نے مٹی میں ملا ڈالا امیرِ شام کو
جس کی بیماری نے بخشی ہے شفا اسلام کو
جس نے جھک جھک کر کیا اونچا خدا کے نام کو
جس نے باطل کی زمیں میں بیج حق کا بو دیا
جس کی آنکھوں کے لہو نے حرفِ بیعت دھو دیا

ایک قیدی اک حکومت کے مقابل ہو تو یوں
اک برہنہ پا مسافر، میر منزل ہو تو یوں
ایک غیرت مند، حق گوئی میں کامل ہو تو یوں
ایک بیٹا باپ کی مسند کے قابل ہو تو یوں
دیکھ لو بھرتے ہیں یوں بجلی خس و خاشاک میں
یوں ملاتے ہیں غرورِ آمریت خاک میں

جسم زنجیروں کی زد میں لب پہ شکرِ کردگار
بیڑیاں پاؤں میں، ہاتھوں میں زمانے کی مہار
آنکھ زنداں پر، تسلط میں رخِ لیل و نہار
قیدیوں کا ہم سفر لیکن خدائی کا وقار
جو بچھا دے اپنی زنجیروں کا بستر فرش پر
جس کے سجدوں سے زمیں ہنس دے فرازِ عرش پر

ڈھل رہے ہیں جس کے آنسو رحمتوں کے ابر میں
دفن کرتا تھا جو زندہ قاہری کو قبر میں
زلزلہ جس نے کیا پیدا وجودِ جبر میں
جس کی خاموشی ہے اک معیار اب تک صبر میں
جو حسینی صبر اب تک دین کی بنیاد ہے
انتہا اس صبر کی زینبؑ نہیں سجاد ہے

Presented by www.ziaraat.com

قدموں پہ سدا گردنِ افلاک بھی خم ہے

ہے امرِ اولی الامر کہ تصویر ہو زندہ
عیسیٰ سے کہو آئے مقابل میں جو دم ہے

جاں بیچ کے خالق سے ترا نام خریدا
یہ ذکرِ علیؑ آج بھی قرآں میں رقم ہے

پھولوں سے بھری رت سے ترا عکسِ تبسم
برسات کا موسم بھی ترا دیدۂ نم ہے

Presented by www.ziara

جس کی آنکھوں میں سدا رہتی تھی اشکوں کی جھڑی
ڈھونڈتی رہتی تھی جس کو امتحانوں کی گھڑی
گھوم کر ٹوٹی سرِ باطل پہ جس کی ہتھکڑی
وہ کہ جس کے حوصلوں پر خود مصیبت رو پڑی
جس جگہ بھی اس شہنشہ کے سپاہی اڑ گئے
زندگی کیا موت کے ماتھے پہ بھی بل پڑ گئے

جو مکمل کر گیا دیں کے ادھورے کام کو
جس نے مٹی میں ملا ڈالا امیرِ شام کو
جس کی بیماری نے بخشی ہے شفا اسلام کو
جس نے جھک جھک کر کیا اونچا خدا کے نام کو
جس نے باطل کی زمیں میں بیج حق کا بو دیا
جس کی آنکھوں کے لہو نے حرفِ بیعت دھو دیا

ایک قیدی اک حکومت کے مقابل ہو تو یوں
اک برہنہ پا مسافر، میرِ منزل ہو تو یوں
ایک غیرت مند، حق گوئی میں کامل ہو تو یوں
ایک بیٹا باپ کی مسند کے قابل ہو تو یوں
دیکھ لو بھرتے ہیں یوں بجلی خس و خاشاک میں
یوں ملاتے ہیں غرورِ آمریت خاک میں

جسم زنجیروں کی زد میں لب پہ شکرِ کردگار
بیڑیاں پاؤں میں، ہاتھوں میں زمانے کی مہار
آنکھ زنداں پر، تسلط میں رخِ لیل و نہار
قیدیوں کا ہم سفر لیکن خدائی کا وقار
جو بچھا دے اپنی زنجیروں کا بستر فرش پر
جس کے سجدوں سے زمیں ہنس دے فرازِ عرش پر

ڈھل رہے ہیں جس کے آنسو، رحمتوں کے ابر میں
دفن کرتا تھا جو زندہ قاہری کو قبر میں
زلزلہ جس نے کیا پیدا وجودِ جبر میں
جس کی خاموشی ہے اک معیار اب تک صبر میں
جو حسینی صبر اب تک دین کی بنیاد ہے
انتہا اس صبر کی زینبؑ نہیں سجاد ہے

Presented by www.ziaraat.com

قصیدہ جناب امامِ زین العابدین علیہ السلام

نکھرے ہوئے کردار کا قرآن ہے سجادؑ
سرچشمہء دیں، عظمتِ ایمان ہے سجادؑ
تقدیر علیؑ، قسمتِ عمرانؑ ہے سجادؑ
اسلام کی تاریخ کا عنوان ہے سجادؑ

یہ شہر فضائل ہے، مصائب کا جہاں ہے
تکبیرِ نبوت ہے، امامت کی اذاں ہے

انسان کے احساس کی معراج ہے سجادؑ
جذبات کی تقدیر کا سرتاج ہے سجادؑ
مظلوم کی آنکھوں میں مکیں آج ہے سجادؑ
کب تیرے مرے ذکر کا محتاج ہے سجادؑ

جب تک ہے جہاں میں حق و باطل کا فسانہ
سجاد کے سجدوں کو نہ بھولے گا زمانہ

قصیدہ حضرت امام رضا عل

یہ رنگ یہ رم جھم یہ برستی ہوئ
کھلتے ہوئے ریشم کی طرح رات
دہکے ہوئے جذبوں سے مہ و سال ک
یہ گلبنِ یاقوت میں بکھرے ہو
یہ خاتمِ انگشت شب و روز کی
یہ بارشِ فیروزہ و الماس لر
ہستی کے خدوخال پہ الہام کے
مستی میں یہ بجتے ہوئے الفاظ ک
یہ وجد کا عالم ہے کہ دل پر نہیں
پلکوں کے غلافوں میں ستارے ہیں ک

Presented by www.ziaraat.com

الفاظ ہیں کم قیمت و کم قامت و کم رو
اک وہؑ کہ زبانوں کی رسائی سے ہے بالا
اِک میں کہ مجھے ٹھیک سے آتی نہیں اردو
اے ربِ زباں خالقِ اقلیمِ تخیل
اے صاحبِؑ قرآں کے لیے قوتِ بازو
اے تو کہ ترا نطق ہوا نہجِ بلاغت
دے میرے تکلم کو بھی طرماح کی خوبو
خود لفظ ترے اذنِ سلونی کا ہے محتاج
الفاظ و مفاہیم کا محتاج نہیں تو
بہتر ہے کہ اب قافیہ تبدیل کروں میں
پھر فطرت الفاظ بدلنے لگی پہلو
دے اذن کہ تو صاحبِ اسرارِ قلم ہے
یہ شب تو شبِ مدحتِ سلطانِ عجم ہے
سلطانِ عجمؑ صاحبِ دِلدارئِ کونین
مختارِ ازل، قافلہ سالارِ امم ہے
کہنے کو علیؑ نام رضا، کام شفاعت
غربت میں بھی سلطانِ شب و روزِ اِرم ہے

پیکر ہے کہ اقصیٰ کا فلک بوس منارہ
سایہ ہے کہ اک ابر سرِ صحنِ حرم ہے
زُلفیں ہیں کہ کعبے میں شبِ قدر کی آیات
چہرہ ہے کہ دیباچۂ آئینِ کرم ہے
آنکھیں ہیں کہ ثقلین کی بخشش کی سبیلیں
ماتھا ہے کہ سرنامۂ تعظیمِ امم ہے
رخسار، معابد ہیں مہ و مہر وفا کے
کردار کی عظمت میں رسولوں کا حشم ہے
رفتار، قیامت کو بھی تعظیم سکھائے
کونین کی شاہی کا فسوں زیرِ قدم ہے
بازو ہیں کہ وحدت کی حکومت کی حدیں ہیں
قد ہے کہ سرِ عرشِ بریں حق کا علم ہے
شانے ہیں کہ انساں کی شرافت کے خزانے
سینہ ہے کہ اک صفحۂ تاریخِ قدم ہے
ہاتھوں کی لکیریں ہیں کہ کوثر کی شعاعیں
ناخن کی چمک رشکِ رُخِ شیشۂ جم ہے
ملبوس کی ہر تہہ سے دھنک رنگ چرائے

Presented by www.ziaraat.com

قدموں پہ سدا گردنِ افلاک بھی خم ہے
ہے امرِ اولی الامر کہ تصویر ہو زندہ
عیسیٰ سے کہو آئے مقابل میں جو دم ہے
جاں بیچ کے خالق سے ترا نام خریدا
یہ ذکرِ علیؑ آج بھی قرآں میں رقم ہے
پھولوں سے بھری رت سے ترا عکسِ تبسم
برسات کا موسم بھی ترا دیدۂ نم ہے

مختارِ آلِ محمد

خورشیدِ شجاعت کی کرن ہے مرا مختار
بے خوف خیالوں کا بدن ہے مرا مختار
اسرارِ عقیدت کا چمن ہے مرا مختار
دھرتی پہ دلیری کا گگن ہے مرا مختار
مختار کی ہیبت ہے وہ اربابِ ستم میں
رعشہ نظر آتا ہے مورخ کے قلم میں

مختار کو ہم لوگ بڑھاتے نہیں حد سے
لیکن ہمیں نفرت ہے زمانے کے حسد سے
اب تک جو سرافراز ہو سرورؑ کی مدد سے
محشر میں ملے داد جسے حق کے اسد سے
ایسا کوئی ساونت، جری، حر نہیں دیکھا
مختار سا پھر کوئی بہادر نہیں دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

قدموں پہ سدا گردنِ افلاک بھی خم ہے

ہے امرِ اولی الامر کہ تصویر ہو زندہ
عیسیٰ سے کہو آئے مقابل میں جو دم ہے

جاں بیچ کے خالق سے ترا نام خریدا
یہ ذکرِ علیؑ آج بھی قرآں میں رقم ہے

پھولوں سے بھری رت سے ترا عکسِ تبسم
برسات کا موسم بھی ترا دیدۂ نم ہے

مختارِ آلِ محمد

خورشیدِ شجاعت کی کرن ہے مرا مختار
بے خوف خیالوں کا بدن ہے مرا مختار
اسرارِ عقیدت کا چمن ہے مرا مختار
دھرتی پہ دلیری کا گگن ہے مرا مختار
مختار کی ہیبت ہے وہ اربابِ ستم میں
رعشہ نظر آتا ہے مورخ کے قلم میں

مختار کو ہم لوگ بڑھاتے نہیں حد سے
لیکن ہمیں نفرت ہے زمانے کے حسد سے
اب تک جو سرافراز ہو سرورؑ کی مدد سے
محشر میں ملے داد جسے حق کے اسد سے
ایسا کوئی ساونت، جری، حر نہیں دیکھا
مختار سا پھر کوئی بہادر نہیں دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

بجلی کو کبھی گر کے پلٹتے ہوئے دیکھو
یا جنگ میں دھرتی کو الٹتے ہوئے دیکھو
طوفاں کبھی قطروں میں سمٹتے ہوئے دیکھو
چڑیوں پہ عقابوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھو
چومے جو کبھی موت کوئی زرد سا ماتھا
تم سوچنا، مختار کی تلوار میں کیا تھا

اے قسمت اسلام کے منحوس ستارو
طغیانی تشکیک کے بہتے ہوئے دھارو
اے مکہ تہِ خاک سقیفہ کے کنارو
چہروں سے ریا پاش نقابیں تو اتارو
پہلے کسی ملعون کی تائید کرو تم
پھر شوق سے مختار پہ تنقید کرو تم

مختار کا چہرہ ہے کہ صبحوں کا ورق ہے
ماتھا ہے کہ اک صفحہء انجیل ادق ہے
رخسار کی رنگت ہے کہ اعجازِ شفق ہے
ہونٹوں پہ دھنک ہے کہ یہ دیباچہء حق ہے
حملے ہیں کہ آثار پیمبرؐ کی دعا کے
مختار کے بازو ہیں کہ پرچم ہیں قضا کے

آنکھیں ہیں کہ فانوس رخِ عرشِ بریں پر
پلکیں ہیں کہ جھومر ہیں ستاروں کی جبیں پر
زلفیں ہیں کہ بادل سے رخِ مہرِ مبیں پر
ہیبت ہے کہ اک حشر سا کوفے کی زمیں پر
یہ پھول یہ جگنو یہ فلک تاب ستارے
مختار کی تلوار سے جھڑتے ہیں شرارے

Presented by www.ziaraat.com

خاکِ درِ بوتراب

کیا خاک وہ ڈریں گے لحد کے حساب سے
منسوب ہیں جو خاکِ درِ بوتراب سے

مشکل کشا ہیں پاس، فرشتو ادب کرو
مشکل میں ڈال دوں گا سوال و جواب سے

خیبر میں دیکھنا یہ ہے جبریل یا اجل؟
لپٹا ہوا ہے کون علی کی رکاب سے

جو "یاعلی مدد" کو گنہ کہہ کے چڑ گئے
وہ بے خبر ہیں میرے گنہ کے ثواب سے

پہلے یہ ضد تھی خواب میں دیکھیں گے خلد کو
اب ضد یہ ہے کہ خلد میں جاگیں گے خواب سے

محسن بہشت مولا علیؑ کی ولا سے ہے
میں نے یہی پڑھا ہے خدا کی کتاب سے

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

قطعات

Presented by www.ziaraat.com

روحِ اذاں ہے باپ تو بیٹا نمازِ دیں
مسجد علی کی ہے تو مصلیٰ حسینؑ کا
جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا، عرشِ معلیٰ حسینؑ کا

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ
قصرِ اِرم تو اس کے لیے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہو میرے حسینؑ کا
اُس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

Presented by www.ziaraat.com

منصب کا اشتیاق نہ پروائے تخت و تاج
تیرا ہر اک غلام بڑی تمکنت میں ہے
جنت میں کون جائے گا تیری رضا بغیر
جنت بھی اے حسینؑ تیری سلطنت میں ہے

انگشتری ہے دیں کی، نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ، چاند، ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

اپنی تقدیر پہ سایہ ہے ترا ابن علیؑ
قافلہ گردشِ دوراں کا کہاں رُکتا ہے؟
پرچم حضرتِ عباسؑ کا بوسہ لینے
سجدہ کرنے کو کئی بار فلک جھکتا ہے

صبر و سکوں کا ناز وہی دِل کا چین ہے
مظلوم ہو کے بھی جو شہِ مشرقین ہے
پوچھی متاعِ دامنِ اسلام جب کبھی
اسلام کہہ اُٹھا، مرا سب کچھ حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

جو ناطقِ قراں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسینؑ ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دُور ہے
کوئی تو ہے جو ضبطِ وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
اِس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

عباسؑ صحیفہ ہے امامت کے عمل کا
عباسؑ کی آواز ہے فرمان ازل کا
ہر ظلم کی تقدیر ہے جکڑی ہوئی اس میں
عباسؑ کا پنجہ بھی شکنجہ ہے اجل کا

انسان کو سکون سے رہنا سکھا دیا
ہنس ہنس کے ظلم و جور بھی سہنا سکھا دیا
شبیرؑ تیری پیاس نے محشر کی شام تک
آنکھوں کی ہر فرات کو بہنا سکھا دیا

Presented by www.ziaraat.com

لمحہ لمحہ رُخِ احساس کی ضو بٹتی ہے
ریزہ ریزہ غم کونین کی لو بٹتی ہے
پوچھ مت کتنی بلندی پہ ہے شبیرؑ کی پیاس
اِس کی تعریف میں کوثر کی زباں کٹتی ہے

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم احساس نگوں ملتا ہے
ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا!
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

اعمال میں ثبوتِ ولا ہے غم حسینؑ
نبیوں کی بندگی کا صلا ہے غم حسینؑ
دشمن غمِ حسین کے دوزخ کا رزق ہیں!
وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غمِ حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

حکمت کے آئینے کا سکندر ہے تو حسینؑ
بخشش کا ہے کنار، سمندر ہے تو حسینؑ
اے وجہ ذوالجلال فنا تجھ سے دور ہے
دل میں نہیں ہے روح کے اندر ہے تو حسینؑ

سورج ابھی نہ جا تو حد مشرقین سے
جبریل ایک پل کو ٹھہر تو بھی چین سے
اے موت سانس روک، زمانے قیام کر
مصروفِ گفتگو ہے خدا خود حسین سے

مشکل ہے قرضِ ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلول نے بیچی، کبھی حر نے خریدی ہے
خداوندا تری جنت بڑی سستی نظر آئی

Presented by www.ziaraat.com

روزِ حساب سب کا سفر ہوگا مختلف
دوزخ میں کچھ گریں گے، کئی سنگ وخشت میں
لیکن حسینؑ ہم ترے نوکر بروزِ حشر
جائیں گے کربلا سے گزر کر بہشت میں

ذرا احتیاط سے کام لے نہ زباں دراز ہو اس قدر
کہ حسینیت سے الجھ سکے ابھی تجھ میں اتنا تو دم نہیں
ہے عروجِ دیں کا امیں یہی ہے نشانِ فتح مبیں یہی
اسے چشمِ بد سے نہ دیکھنا یہ علَم ہے تیرا قلم نہیں

پھوٹا تھا جو کبھی کسی نیزے کی نوک سے
ہر عہد پر محیط وہی انقلاب ہے
ہر دور میں حسینؑ نے ثابت یہ کر دیا
ہر دور کے یزید کا خانہ خراب ہے

غربت ہے رشکِ بخت سکندر بنی ہوئی
صحرا کی تشنگی ہے سمندر بنی ہوئی
دیکھو سرِ حسینؑ کی بخشش کا معجزہ
نوکِ سناں ہے دوشِ پیمبرؐ بنی ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

سکتے میں خواب دیں ہے کہ تعبیر کچھ کہے
قرآن دم بخود ہے کہ تفسیر کچھ کہے
نوکِ سناں سے عرش تلک خامشی تو دیکھ
خالق کو انتظار ہے شبیرؑ کچھ کہے

اب تک الجھ رہا ہے یزیدی ہجوم سے
شبیرؑ تو نے دین کو غازی بنا دیا
تجھ پر درود پڑھ کے پہنچتی ہے حق کے پاس
تو نے نماز کو بھی نمازی بنا دیا

حسینیت، تری تعظیم جا بجا ہوگی
یزیدیت تری تذلیل برملا ہوگی
ہر ایک دل پہ لگی ہے غمِ حسینؑ کی مہر
اگر شکست یہی ہے تو فتح کیا ہوگی

Presented by www.ziaraat.com

مرضی ہے تیری، فکر میں ترمیم کر نہ کر
سلطانِ عقل و عشق کو تسلیم کر نہ کر
بچپن میں دیکھ لے ذرا دوشِ رسولؐ پر
پھر تو مرے حسینؑ کی تعظیم کر نہ کر

علیؑ جو قبر میں آئے ہوئے ہیں، چین سے ہوں
یہ دل ہے رقص میں خوشبو کی ڈالیوں کی طرح
فرشتے بہر سفارش زمیں پہ بیٹھے ہیں
کس سخی کے مہذب سوالیوں کی طرح

کیا فکر جہاں نوکر سلطانِ وفا ہوں
میں قبر کی آغوش میں راحت سے رہوں گا
محشر کی تپش مجھ کو پریشاں نہ کرے گی
میں پرچم عباسؑ کے سائے میں رہوں گا

اس شان سے جائیں گے سر حشر بھی ہم لوگ
مولا تیری چاہت کا بھرم ہاتھ میں ہوگا
جھک جھک کے ملیں گے ہمیں دربانِ ارم خود
سینے میں ترا عشق علم ہاتھ میں ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

واجب خدا کی ذات ہے ممکن حسینؑ ہے
انسان کی نجات کا ضامن حسینؑ ہے
جس سے شب سیاہ یزیدی لرز اٹھے
خود اپنے دل سے پوچھ وہی دن حسینؑ ہے

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ
کوثر مرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
جنت علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولِؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

بشر کا ناز، نبوت کا نورِ عین حسین
جنابِ فاطمہ زہراؑ کے دل کا چین حسین
کبھی نماز سے پوچھا جو رنج و غم کا علاج
کہا نماز نے بے ساختہ حسینؑ! حسینؑ!

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے مسجد میں نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

Presented by www.ziaraat.com

بوقتِ مشکل، مرض کی حالت میں، دشمنوں سے الجھ الجھ کر
کبھی تو میرے سخی سے دنیا میں تم کوئی کام لے کے دیکھو
یہ نام سن کر تو موت کے بھی نہ ہاتھ شل ہوں تو مجھ سے کہنا
کبھی مصیبت پڑے تو میرے حسینؑ کا نام لے کے دیکھو

یہ بات یاد رکھ کہ عقیدے کی بات ہے
اس بات کا لقب ہی کلید نجات ہے
دوزخ منافقوں کی عبادت کا ہے جہیز
جنت علیؑ کے ذکر کی پہلی زکوٰۃ ہے

علیؑ اس شان سے نازل ہوئے ہیں
تحیر اک جہاں پر چھا گیا ہے
بتو! نکلو خدا کے گھر سے، دیکھو
خدا کی شکل والا آ گیا ہے

اگر کسی دل میں بغضِ حیدر کی دھول ہو گی جنابِ والا
تو پھر عقیدے کی ہر ادا بے اصول ہو گی جناب والا
اگر کسی سے بروزِ محشر خفا خفا ہو نبیؐ کی بیٹی
تو پھر بہشت بریں کی خواہش فضول ہو گی جنابِ والا

Presented by www.ziaraat.com

حسنینؑ کے قدموں کی بچی دھول ہیں تارے
جنت کی فضا بنتؑ پیمبرؐ کے سبب ہے
ہے عرش محمدؐ کے فضائل کی بلندی
معراج' یداللہ کی زیارت کا لقب ہے

دست تاریخ کی پوشیدہ لکیریں تو پڑھو
ہر مسلمان کا مقسوم ابو طالب ہے
کفر و ایماں کی یہ بحث کہاں سے آئی
جبکہ اسلام کا مفہوم ابو طالب ہے

ضمیر ابن آدم میں شعاعِ نورِ ایمانی
نگہبانِ رسالت کے بس اک نقشِ قدم سے ہے
نہ ہوتا یہ مسیحا تو شریعت سانس نہ لیتی
دل اسلام کی دھڑکن ابو طالب کے دم سے ہے

اگر نہ صبر مسلسل کی انتہا کرتے
کہاں سے عزمِ پیمبرؐ کی ابتدا کرتے
خدا کے دیں کو تمنا تھی سرفرازی کی
حسینؑ سر نہ کٹاتے تو اور کیا کرتے

Presented by www.ziaraat.com

نوکِ سناں پہ ہے سر مظلوم سرفراز
خنجر غرورِ ظلم کے سینے میں گڑ گیا
کہنے لگے حسینؑ کہ بول اے یزیدیت
بس ایک وار میں ترا چہرہ بگڑ گیا

کعبہ علیؑ کا مسجد و منبر علیؑ کے ہیں
ابدال وغوث وقطب وقلندر علیؑ کے ہیں
محشر میں اہلِ حشر پہ آخر کھلا یہ بھید
سوداگرانِ خلد، گداگر علیؑ کے ہیں

دنیا و آخرت میں نہ بھوکے مریں گے ہم
غربت میں بھی نہ اپنے قدم ڈگمگائیں گے
بے روزگار ہو بھی گئے گر تو دیکھنا
جنت کے گھر کو بیچ کے روٹی کمائیں گے

چھیڑو نہ مجھے اے مرے دلدار ملنگو
جو کچھ بھی تمہیں چاہیے ماحول سے لے لو
اس وقت میں نبیوں کے مسائل میں ہوں مصروف
جنت کی طلب ہے تو وہ بہلول سے لے لو

Presented by www.ziaraat.com

ہے علم و آگہی کا سمندر علیؑ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر علیؑ کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر علیؑ کا نام

جلائیں مردے ٹھوکر سے، ابھاریں ڈوبتا سورج
جہاں میں بندگانِ باہنر ایسے بھی ہوتے ہیں
علیؑ میرا خدا ہرگز نہیں لیکن بتا مجھ کو
خداوندا، خدائی میں بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

اللہ رے بانکپن ابو طالب کے لال کا
آئے تو مرتضیٰؑ نے ٹھکانہ کہاں لیا
بچپن کی پہلی ضد بھی نہایت حسین تھی
ملتی تھی جس سے شکل اسی کا مکاں لیا

غمِ حسینؑ کے آنسو ہیں اپنی آنکھوں میں
سجا کے جسم پہ ماتم کے داغ لائے ہیں
سنا تھا قبر کے اندر بڑا اندھیرا ہے
ہم اپنے ساتھ ہزاروں چراغ لائے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

شبیرؑ اگر دل میں ترا نقشِ قدم ہے
کچھ خوف ہے محشر کا نہ اعمال کا غم ہے
یہ بھید کھلا حر کے مقدر سے جہاں میں
جنت تو ترے ایک تبسم سے بھی کم ہے

ہری ہو کر مری شاخِ تمنا اور ہلتی ہے
مودت کے چمن میں ہر کلی یک لخت کھلتی ہے
خدا برحق سہی لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے

اسلام کھو چکا تھا غرورِ یزید میں
کرتا نہ کربلا میں جو بیعت حسینؑ کی
شک ہو تو اب بھی روح پیمبرؐ سے پوچھ لے
رائج ہے دو جہاں میں شریعت حسینؑ کی

خلد بریں کی راہ کا رہبر ہے تو حسینؑ
تسکین قلب و روحِ پیمبر ہے تو حسینؑ
کیونکر نہ تیرا ورد کرے دین پنجتن
تسبیح فاطمہؑ کا مقدر ہے تو حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

⊙

اب بھی آتی ہے یہ آوازِ رباب
عمر بھر دشت کو ترسیں بادل
ڈر نہ جائے کوئی معصوم بدن
قبر اصغرؑ پہ نہ برسیں بادل

⊙

پانی پانی کر گئی دریا کو اک بچے کی پیاس
تشنگی کو سانس لینے کا قرینہ آ گیا
تیر کھا کر ہنس پڑا اصغرؑ کچھ اس انداز سے
شرم سے قاتل کے ماتھے پر پسینہ آ گیا

⊙

اے کفر کے فتووں کی دکاں کھولنے والو!
بوسیدہ عقائد کے در و بام سنبھالو
پھر شوق سے ہم اہلِ مودت سے الجھنا
پہلے ذرا ایمان بزرگوں کا بچا لو

⊙

تو کفر کل کی ڈھال میں ایمانِ کل کا وار
دوزخ کے راستے کا مسافر ہے تو کہ میں
تو پیرو یزید میں نوکر حسینؑ کا
سچ سچ بتا کہ اصل میں کافر ہے تو کہ میں

Presented by www.ziaraat.com

فرعونِ عصر نو کے نمک خوار نوکرو
جو تم کو غرق کر دے وہی نیل ہم بھی ہیں
اے ابرہہ کی فوج کے بدمست ہاتھیو
انجام سوچ لو کہ ابابیل ہم بھی ہیں

ان کی فطرت ہے ہر اک مومن سے لڑنا بے سبب
ان سے پہلے بھی کئی شیطاں صفت آئے گئے
یہ تو کیا ہیں غور سے دیکھا، تو ان کی بھیڑ میں
کچھ نبوت پر بھی شک کرتے ہوئے پائے گئے

ہر درد کے لبوں پہ سجا ہے دوا کا نام
حاجت سے پوچھ لے کبھی حاجت روا کا نام
تجھ کو یقیں نہ ہو تو کبھی آزما کے دیکھ
مشکل کی موت ہے مرے مشکل کشا کا نام

ہر ایک اشک شبنم برگِ گل نجات
کالی قبا، لبادۂ عرشِ برین ہے
ماتم نہیں حسین کی عظمت کا طبل ہے
نوحہ نہیں ترانۂ فتح مبین ہے

Presented by www.ziaraat.com

◉

انسانیت کو روپ بدلنا سکھا دیا
قطرے کو بحر تند میں ڈھلنا سکھا دیا
تو نے بشر کی آبلہ پائی کو اے حسینؑ
خنجر کی تیز دھار پہ چلنا سکھا دیا

◉

حسینؑ جس کے گداگروں نے بہشت بیچی زمین پر بھی
حسینؑ جس کے علم کا سایہ رہے گا عرش برین پر بھی
حسینؑ جس کے لہو کی جھلمل ہے کہکشاں کی جبین پر بھی
حسینؑ جس کے عمل کی خوشبو برس رہی ہے یقین پر بھی

◉

مولانا حسینؑ تیری مودت سے عہد ہے
اس عہد پر حضور ہمیں اب غرور ہے
ہم تیرے دشمنوں کو نہ بخشیں گے حشر تک
اور حشر میں بھی ان سے الجھنا ضرور ہے

◉

تاجدارِ قلب و جاں بحر سخا عباسؑ ہے
پاسدارِ فاتح کرب و بلا عباسؑ ہے
کیوں نہ ہو مقبول اس کا نام خاص و عام میں
حیدرؑ و حسنینؑ و زہراؑ کی دعا عباسؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

جو ناطق قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابن علی برسر صحرا
عباس نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

خیراتِ علم و بخشش محشر، متاعِ خلد
ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب ہے
جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ حیدرؑ کے در سے مانگ
یہ در، درِ خدا سے نہایت قریب ہے

شبیرؑ تو نے درد کا ایواں سجا دیا
صحرا کو مثل عرشِ معلیٰ بنا دیا
تجھ پر نماز ختم ہے اے دیں کے تاجدار
تیروں پہ تو نے اپنا مصلیٰ بچھا دیا

نیزے کی نوک، دوشِ نبیؐ زین ذوالجناح
جچتی ہے اس طرح کی سواری حسینؑ کو
جس زندگی پہ سایۂ ظلم یزید ہو
اس زندگی سے موت ہے پیاری حسینؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

◉

ہم حسابی نہ کتابی پہ خبر ہے اتنی
اپنے مومن کے لیے حق کے ولی آتے ہیں
زندگی وار کے اس واسطے پہنچے ہیں یہاں
قبر میں ہم نے سنا تھا کہ علیؑ آتے ہیں

◉

حشر والو! ہمیں محشر کی ضرورت کیا تھی؟
چارۂ ضعف بصارت کو چلے آئے ہیں
خوفِ دوزخ ہے نہ فردوس کا لالچ ہم کو
ہم تو مولاؑ کی زیارت کو چلے آئے ہیں

◉

زمانے بھر میں ایسا کیمیا گر کب ہوا پیدا؟
کسی کنکر کو چھو لے اور پل میں دُر بنا ڈالے
حسینؑ ابن علیؑ جیسا سخی، گر ہو تو لے آؤ
جو اک چشمِ کرم سے مجرموں کو حر بنا ڈالے

◉

غنچۂ بنت اسدؑ شیر جلی یاد آیا
حرزِ جاں روحِ اذاں حق کا ولی یاد آیا
جب کبھی ماہِ رجب صحنِ حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

Presented by www.ziaraat.com

لمحہ ابھر رہا ہے فروع و اصول کا
منظر نکھر رہا ہے وہ رد و قبول کا
صف باندھ کر کھڑی ہیں جہاں کی حقیقتیں
تاریخ لکھ رہا ہے نواسہؑ رسولؐ کا

عصر کی تشنہ لبی یاد آئی
وقت کی بو العجبی یاد آئی
ابر برسا جو کہیں پر محسنؔ
مجھ کو اولادِ نبیؐ یاد آئی

یہی خیال مرے دل کا چین لگتا ہے
میں کیا کروں کہ یہی نورِ عین لگتا ہے
برا نہ مان کہ نیزے کی نوک پر مجھ کو
زمیں پہ عرش سے اونچا حسینؑ لگتا ہے

ترے دل میں کیسی گرہ پڑی تجھے اس سے اتنا حسد ہے کیوں؟
جو نبیؐ کی آنکھ کا نور ہے جو علیؑ کی روح کا چین ہے
کبھی دیکھ اپنے خمیر میں کبھی پوچھ اپنے ضمیر سے
وہ جو مٹ گیا وہ یزید تھا' جو نہ مٹ سکا وہ حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

عالم میں ہر سخی نے سوالی کے واسطے
ہاتھوں سے در خود اپنے خزانوں کے وا کیے
عباسؑ وہ سخی ہے کہ دنیا میں دین کو
ہاتھوں سمیت بھیک میں بازو عطا کیے

Presented by www.ziaraat.com

عمل کا زیب، شریعت کا زین کہتے ہیں
بطونِ قلب نبوت کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سرِ غرورِ یزید
اسے سناں کی لغت میں حسینؑ کہتے ہیں

شجاعت کا صدف، منارۂ الماس کہتے ہیں
غریبوں کا سہارا بے کسوں کی آس کہتے ہیں
یزیدی سازشیں جس کے علم کی چھاؤں سے لرزیں
اسے ارض و سما والے سخی عباسؑ کہتے ہیں

عباسؑ کی چاہت کا یہ عالم ہے جہاں میں
ہر سانس پہ لگتا ہے کہ نیزے کی انی ہے
دریا میں ابھرتی ہوئی موجوں کو ذرا دیکھ
یہ ماتم عباسؑ میں زنجیر زنی ہے

آنکھوں میں جاگتا ہے سدا غم حسینؑ کا
سینے میں سانس لیتا ہے ماتم حسینؑ کا
مٹی میں مل گئے ہیں ارادے یزید کے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت کئی ذروں کی سر عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی مرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غم حسینؑ
قصر ارم تو اس کے لیے سنگ وخشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہے میرے حسینؑ کا
اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

Presented by www.ziaraat.com

کب بشر واقفِ اسرارِ جلی بنتا ہے
مرد ے ٹھوکر سے جلائے تو ولی بنتا ہے
کوئی انساں شبِ ہجرت بڑے آرام کے ساتھ
بسترِ موت پہ سوئے تو علیؑ بنتا ہے

حادثے جب بھی مجھے رہ سے ہٹانے آئے
لوگ جب بھی مجھے مشکل میں ستانے آئے
میں نے گھبرا کے کہا مولا علیؑ اور کئی
انبیاء بڑھ کے مرا ہاتھ بٹانے آئے

لڑکھڑائی جو زباں، نطق جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق کا ولی یاد آیا
زندگی بھر تو سخن کہہ کے مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

بدلی مصیبتوں کی جو چھائی تھی چھٹ گئی
مشکل مری حیات کے رستے سے ہٹ گئی
میں نے علیؑ کا نام لیا جب جلال میں
گھبرا کے میری موت بھی واپس پلٹ گئی

Presented by www.ziaraat.com

کس نے کہا کہ مفتی و ملا کے شر میں آ؟
یا دشمن علیؑ کی حدودِ اثر میں آ
جنت خریدنے کو چلا ہے تو جانِ من!
بہلول کے سجے ہوئے ''نیلام گھر'' میں آ

قرطاسِ شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت کا ہر اک گھر تیری جاگیر ہے لیکن
شبیر کے ماتم کا صلا اور بھی کچھ مانگ

نبضیں لرز رہی ہیں ضمیر حیات کی
سانسیں اکھڑ رہی ہیں دل کائنات کی
عباسؑ کے غضب کا اثر ہے کہ آج تک
ساحل سے دور دور ہیں موجیں فرات کی

کیوں کہہ رہے ہو رین بسیرا ہے زندگی
صحرائے کربلا کا سویرا ہے زندگی
ڈرتی ہے ان سے موت کہ جن کی نگاہ میں
عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے زندگی

Presented by www.ziaraat.com

پڑا جو رعب تو سب قیل و قال بھو گئے
چلا دماغ کچھ ایسا کہ چال بھول گئے
لحد میں ہم نے جو مولا علیؑ کا نام لیا
قسم خدا کی فرشتے سوال بھول گئے

چھلنی تھا ظلم و جور سے جادہ حسینؑ کا
اپنے لہو میں تر تھا لبادہ حسینؑ کا
لیکن اصول دیں کو بچانے کے واسطے
باطل پہ چھا گیا ہے ارادہ حسینؑ کا

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا حسنؑ عقیدت کا زیب و زین بنا
علی کا خونؑ لعابِ رسولؐ شیر بتولؑ
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

Presented by www.ziaraat.com